۲ محرم الحرام ۱۴۴۱ھ کو ہونے والے مدنی مذاکرے کا تحریری گلدستہ

ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنّت (قسط: 58)

کیا بارش کے پانی میں شفا ہے؟

- کیا تحریر آفت لاسکتی ہے؟ 04
- رُکوع کے آخر میں لکھے ہوئے "ع" سے کیا مُراد ہوتا ہے؟ 06
- کیا قبلے کی طرف منہ کر کے کھانا پکانا منع ہے؟ 23
- مینیجر کو کیسا ہونا چاہیے؟ 25

ملفوظات:
شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی، حضرتِ علامہ مولانا ابو بلال
محمد الیاس عطّار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ

پیشکش:
مجلس المدینۃ العلمیہ (دعوتِ اسلامی)
(شعبہ فیضانِ مدنی مذاکرہ)

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ وَ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الۡمُرۡسَلِیۡنَ ط

اَمَّا بَعۡدُ فَاَعُوۡذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیۡمِ ط بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ط

کیا بارِش کے پانی میں شِفا ہے؟[1]

شیطان لاکھ سُستی دِلائے یہ رِسالہ (۳۵ صفحات) مکمل پڑھ لیجیے اِنۡ شَآءَ اللّٰہ معلومات کا اَنمول خزانہ ہاتھ آئے گا۔

دُرُود شریف کی فضیلت

فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: بروزِ قیامت لوگوں میں سے میرے قریب تر وہ ہو گا جس نے مجھ پر دنیا میں زیادہ دُرُودِ پاک پڑھے ہوں گے۔[2]

صَلُّوۡا عَلَی الۡحَبِیۡب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

کیا بارِش کے پانی میں شِفا ہے؟

سُوال: کیا بارِش کے پانی میں شِفا ہے؟

جواب: جی ہاں! بارِش کے پانی میں شِفا ہے۔ مکتبۃُ المدینہ کی کتاب **"نیکی کی دعوت"** صفحہ 278 تا 279 پر ہے: حضرتِ سیِّدُنا مولیٰ علی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے ایک بار فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص شِفا چاہے تو قرآنِ عظیم کی کوئی آیت رِکابی (یعنی پلیٹ) میں لکھے اور بارِش کے پانی سے دھوئے اور اپنی عورت سے اُس کے مَہر میں سے ایک دِرہم اُس کی خوشی سے لے، اُس کا شہد خرید کر پیے کہ بیشک شِفا ہے۔[3] ایک طبیب کا کہنا ہے: میں نے کئی مریضوں کو مختلف اَمراض میں شہد اور بارِش کا پانی دیا ہے، اِسے دیگر نسخوں سے بڑھ کر نَفع بخش پایا ہے۔

بارِش کے پانی میں شِفا کیسے آجاتی ہے؟

سُوال: کہتے ہیں کہ بارِش کے پانی میں شِفا ہوتی ہے۔ حالانکہ یہ تو بس آبی بخارات (Evaporations) ہوتے ہیں جو

---

1 ...... یہ رِسالہ ۲ مُحَرَّمُ الحرام ۱۴۴۱ھ بمطابق 1 ستمبر 2019 کو عالمی مَدَنی مرکز فیضانِ مدینہ کراچی میں ہونے والے مَدَنی مذاکرے کا تحریری گلدستہ ہے، جسے اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَّۃ کے شعبے "فیضانِ مَدَنی مذاکرہ" نے مُرتَّب کیا ہے۔ (شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ)

2 ...... ترمذی، کتاب الوتر، باب ما جاء فی فضل الصلوۃ... الخ، ۲/۲۷، حدیث: ۴۸۴۔

3 ...... فتاوی رضویہ، ۲۳/۱۵۵۔

آسمان پر جاکر بادلوں کے ذریعے نیچے آجاتے ہیں، اِس میں شِفا کیسے آگئی؟

جواب: جڑی بوٹیاں گندے پانی میں اُگتی ہیں، لیکن جب اُن سے دوائی بنائی جاتی ہے تو اُس میں شِفا آجاتی ہے۔ دراصل شِفا دینے والا اللہ پاک ہے، وہ جسے چاہتا ہے شِفا عطا فرماتا ہے۔ قرآنِ کریم میں بارِش کے پانی کو "مَآءً مُّبٰرَكًا" یعنی بَرَکت والا پانی فرمایا گیا ہے۔ (پ٢٦، ق:٩) تو جب اِس پانی میں بَرَکت ہے تو شِفا بھی ہے۔ ہمیں اِس طرح عقل کے گھوڑے نہیں دوڑانے چاہئیں۔

زَبان کا اچّھا اور بُرا استعمال

سُوال: آپ کی بارگاہ میں دنیا بھر سے لوگ آتے ہیں اور اپنے مسائل وغیرہ بھی عرض کرتے ہیں۔ کیا آپ کے پاس ایسی مثالیں ہیں کہ زَبان کے اچّھے استعمال نے اچّھا اَثَر اور بُرے استعمال نے بُرا اَثَر دیا ہو؟ (نگرانِ شوریٰ کا سوال)

جواب: جس شخص کو تھوڑا بہت بھی شُعور ہو وہ یہ سمجھ سکتا ہے کہ زبان کا اچّھا استعمال کتنے فوائد کا حامل اور بُرا استعمال کتنے نقصانات کا باعث ہوتا ہے۔ مثال کے طور پر اگر ہم کسی کے پاس جائیں اور کہیں: "اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللہِ وَبَرَکَاتُہٗ، کیا حال ہے؟ خیریت ہے؟ آپ نے اپنے بچّے کا بتایا تھا، اب کیسی طبیعت ہے؟ اللہ کریم شِفا عطا فرمائے" اب ظاہِر ہے کہ ایسے جملوں سے اُس کا دل خوش ہوگا۔ اِس کے بَرخلاف اگر ہم سلام کی جگہ کوئی سخت بات کہتے ہیں، جیسے اُس کو گالی دے دی یا جھاڑ دیا، تو ظاہِر ہے کہ معاملہ اُلٹ ہو جائے گا، اُس کا دل دُکھے گا اور جوابی کاروائی کی صورت میں لڑائی بھی ہوگی۔

اچّھی صُحبت سے اچّھا اور کم بولنا آتا ہے

سُوال: بعض لوگوں کو شاید یہ محسوس ہی نہیں ہوتا کہ میری زبان کا استعمال دُرُست ہے یا نہیں! بس وہ بولتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ میں صحیح بول رہا ہوں۔ ایسے لوگوں کے بارے میں اِرشاد فرمائیے کہ اُنہیں کیسے احساس ہو کہ ہمارے اندر یہ عادت ہے یا نہیں اور وہ اِس عادت کو کیسے دور کریں؟ (نگرانِ شوری کا سوال)

جواب: ایسے لوگ کافی تعداد میں ہیں جو بے تُکا، بے موقع، بغیر سوچے سمجھے اور مائنَس پلس (Minus, Plus) پر توجّہ کئے بغیر بولتے ہیں۔ اِس کی وجہ یہی ہے کہ اچّھی صُحبت نہیں ہے، کیونکہ اچّھی صُحبت اور اچّھے ماحول سے فرق پڑتا ہے۔ اب جیسے دعوتِ اِسلامی کا مَاشَآءَ اللہ کتنا پیارا ماحول ہے، آپ کو ایک تعداد ایسی ملے گی جنہیں پہلے گفتگو کرنے کا سلیقہ نہیں تھا، لیکن دعوتِ اسلامی کے ماحول میں آنے کے بعد اُنہیں سمجھ آیا کہ کب، کیا بولنا ہے۔ جیسا کہ مرحوم نگرانِ شوریٰ حاجی محمد مشتاق رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ، یہ ایک دفتر میں کسی منصب (Post) پر تھے، انہوں نے مجھے ایک سے زیادہ مرتبہ کہا کہ پہلے میری حالت یہ تھی کہ دفتر جاتے ہی حکم کرنا شروع کر دیتا تھا کہ یہ چیز کہاں ہے؟ وہ فائل کدھر ہے؟ قلم کہاں رکھا ہے؟ وغیرہ۔ دعوتِ اسلامی میں آنے کے بعد جب سے خاموشی کا ذِہن ملا ہے تو خود ہی دراز (Drawer) کھول لیتا ہوں اور خود ہی فائل اور دیگر صفحات وغیرہ دیکھ لیتا ہوں۔ یہ سب دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول کی بَرَکت ہے۔ اِس لئے اگر دینی مطالعہ ہو اور کسی ایسے علم والے کی صحبت مِل جائے جو حکمت والا اور کم بولنے والا ہو تو اِس سے بہت فائدہ ہوتا ہے۔

کاش! زَبان قابو کرنا آجائے

سُوال: عُموماً دینی اجتماعات یا محافِل وغیرہ میں بھی شِرکت کرتے ہوئے لوگوں کا کم بولنے کا ذِہن نہیں ہوتا اور بسا اوقات اچّھا خاصا شور بھی ہو رہا ہوتا ہے، اِس بارے میں کیا فرماتے ہیں؟[1]

جواب: مجھے زَبان کی حِفاظت کے بارے میں بیانات کرتے ہوئے کئی سال ہوگئے ہیں۔ جب یہ عالَمی مَدَنی مرکز فیضانِ مدینہ زیرِ تعمیر تھا اُس وقت میں نے اِس حوالے سے تقریباً سات بیانات کیے تھے۔ جس کا وقتی طور پر یہ اَثر ہوا تھا کہ اجتِماع کے اختِتام پر عُموماً جو شور اٹھتا ہے وہ بند ہو گیا تھا۔ مگر ظاہِر ہے کہ یہ اَثَر وقتی طور پر رہتا ہے اور پھر آہستہ آہستہ اَثَر ختم ہو جاتا ہے۔ بہت سے اِسلامی بھائی بسا اوقات اتنا بولتے ہیں کہ بیزار (Bore) کر دیتے ہیں۔

میں جب ملاقات کرتا ہوں تو پہلے بول دیتا ہوں کہ جس کو دَم کروانا ہے وہ اپنی ہتھیلی پر پھونک مار دے، میں دَم

---

1 ...... یہ سُوال شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ کی طرف سے قائم کیا گیا ہے جبکہ جواب امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا عطا فرمودہ ہی ہے۔ (شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ)

کر دوں گا، دُعا کا کہنا ہے تو دُعا کی طرح ہاتھ اٹھا لیں، میں سمجھ جاؤں گا، کیونکہ دورانِ ملاقات عُموماً نعت شریف وغیرہ پڑھی جا رہی ہوتی ہے جس کی آواز کی وجہ سے ملاقات کرنے والے کی بات سمجھ نہیں آتی، دوسرا یہ کہ عُمر کے ساتھ ساتھ سننے کی طاقت بھی کمزور ہوتی جا رہی ہے، لیکن میرے سمجھانے کے باوُجود ایسا لگتا ہے کہ جیسے **"ہم نہ سُدھرے ہیں، نہ سُدھریں گے، قسم کھائی ہے"** یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اِس دوران رونگ نمبرز (Wrong numbers) بھی لگتے ہوں، وہ کہتا ہو گا کہ ماں بیمار ہے، اور میں بولتا ہوں گا: **مَاشَآءَ الله!** اب وہ دل میں سوچتا ہو گا کہ یہ کیا جواب ہوا!! کوئی حسرت سے مُڑ کر دیکھتا ہو گا، اگر وہ خاموش رہتا اور دُعا یا دَم کا اِشارہ کرتا تو میں کر دیتا لیکن ایسے لوگ اپنی زبان کی وجہ سے محروم رہ جاتے ہیں۔ یہ بھی ہوتا ہو گا کہ میرے بارے میں بدگمانی کرتے ہوں گے کہ "مجھے لفٹ (Lift) نہیں کروائی، مجھے جواب نہیں دیا" بس عُمومی بات یہ ہے کہ زبان کو قابو کرنا نہیں آتا۔

لکھ کر بات کرنے کا فائدہ

سُوال: کیا تَحریر اور اِشارے بولنے کے قائم مقام ہوتے ہیں؟ (نگرانِ شوریٰ کا سوال)

جواب: جس طرح بولی جانے والی ہر بات کا حساب ہے، اُسی طرح لکھے جانے والے ہر لفظ کا حِساب ہے، کیونکہ لکھ کر گالی بھی دی جا سکتی ہے، نیز فضول اور بے حیائی کی باتیں بھی لکھی جا سکتی ہیں، جیسا کہ لکھنے والے لکھتے بھی ہیں۔ اگر ہم خاموشی کی عادت بنانے کے لئے جہاں تک ممکن ہو لکھ کر گزارا کریں گے تو اُس کا فائدہ یہ ہو گا کہ 50 الفاظ کی بات پانچ لفظوں میں ختم ہو جائے گی، پھر یہ کہ لکھنے میں سُستی زیادہ ہوتی ہے، اِس لئے لکھ کر بات کرنے کی عادت بنانے سے فُضول گوئی کا خاتمہ کرنا بھی آسان ہو جائے گا۔

کیا تَحریر آفت لا سکتی ہے؟

سُوال: آج کل آرٹیکل (Article) لکھنے کا گویا زبردست سیزن (Season) ہے۔ لوگ مضامین اور چھوٹے چھوٹے آرٹیکل لکھ کر سوشل میڈیا پر ڈال رہے ہوتے ہیں اور اخبارات (Newspapers) میں دے رہے ہوتے ہیں تو کیا یہ تَحریریں بھی آفتیں لا سکتی ہیں؟ (نگرانِ شوریٰ کا سوال)

جواب: بعض صورتوں میں تَحریر زیادہ آفتیں لاتی ہو گی، سوشل میڈیا تو ابھی آیا ہے۔ پہلے تو اخبارات[1] چلتے تھے، اِن اخبارات میں لکھنے والوں کی تَحریریں بسا اوقات مُلک کا تختہ اُلٹ دیتی تھیں اور حکومت تبدیل کر دیا کرتی تھیں۔ تو یوں اخبار ہوں یا دیگر تَحریریں اِن سے بہت کچھ ہو سکتا ہے۔

گمراہ فِرقوں میں سے ایک ”مُعْتَزِلی“ نام کا فِرقہ گزرا ہے، اب یہ فِرقہ نہیں ہے، البتّہ کتابوں میں اِس کا تذکرہ موجود ہے۔ حضرتِ سیِّدُنا امام غزالی رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہِ نے ”اِحیاءُ العلوم“ میں اِس فِرقے کے ایک عالِم کا واقعہ ذکر کیا ہے جس کا نام ”جاحِظ“ تھا اور اُس نے کئی کتابیں بھی لکھی تھیں، جب وہ مر گیا تو کسی نے اُسے خواب میں دیکھ کر پوچھا: کیا معاملہ ہوا؟ اُس نے کہا: اپنے قلم سے وہی لکھو جسے دیکھ کر تم قیامت کے دن خوش ہو سکو۔[2] اِس لئے قلم سے بھی وہی لکھنا ہے جو اچھّا ہو۔ لکھنے کا دور تو بہت پُرانا ہے، ہمارے عُلَمائے کِرام کَثَّرَهُمُ اللهُ السَّلَام پر اللہ پاک کی رَحمتیں نازل ہوں، انہوں نے لکھ کر دیا تو آج ہمارے کام آرہا ہے، بڑی بڑی، ضخیم اور کئی کئی جلدوں پر مشتمل کتابیں اِن حضرات نے اپنے قلم سے لکھیں جن میں سے کئی چھپ چکی ہیں اور کئی آج بھی مخطوطات کی صورت میں موجود ہیں، اب جیسے ”بُخاری شریف“ ہے، بلکہ ”قرآنِ کریم“ کو ہی لے لیجئے! یہ بھی تو صحابۂ کِرام رَضِیَ اللهُ عَنْهُم نے ہی جمع کیا اور ہمیں لکھ کر دیا،[3] یوں اِن حضرات کا اِس اُمّت پر کتنا بڑا احسان ہے کہ اِن کا لکھا ہوا قرآن آج ہم پڑھ رہے ہیں۔ اللہ کریم اِن پر کروڑوں رحمتیں نازل فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

قرآنِ کریم کن چیزوں پر لکھا جاتا تھا؟

سُوال: پہلے کے دور میں کاغذ موجود نہیں تھے تو اُس وقت تَحریری کام کن چیزوں پر ہوتا تھا؟[4]

جواب: مختلف چیزوں پر لکھائی ہوتی تھی، جیسے قرآنِ کریم کو چمڑے، اُونٹ کی ہڈّی اور درخت کی چھال وغیرہ پر لکھا

---

1 ...... اخبار کی تاریخ اور دیگر مفید باتیں جاننے کے لئے مکتبۃ المدینہ کے رسالے ”اخبار کے بارے میں سوال جواب“ کا مطالعہ کیجیے۔(شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ)

2 ...... احیاء العلوم، کتاب ذکر الموت وما بعدہ، بیان منامات المشائخ، ۵/ ۲۶۶ – احیاء العلوم (مترجم)، ۵/ ۶۶۲۔

3 ...... مناھل العرفان فی علوم القرآن، المبحث الثامن، جمع القرآن بمعنی کتابته... الخ، ۱/ ۲۰۲ ماخوذاً۔

4 ...... یہ سُوال شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ کی طرف سے قائم کیا گیا ہے جبکہ جواب امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَكَاتُهُمُ الْعَالِيَه کا عطا فرمودہ ہی ہے۔(شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ)

جاتا تھا اور بعد میں اِنہی چیزوں سے قرآنِ کریم ایک جگہ جمع کر لیا گیا۔[1] جس وقت حضرتِ سیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کو شہید کیا گیا اُس وقت بھی آپ کے سامنے چمڑے پر لکھا ہوا قرآنِ کریم موجود تھا اور آپ اُس کی تلاوت کر رہے تھے، آپ کے خون کے قطرے قرآنِ کریم کی اِس آیت پر آئے تھے: ﴿فَسَیَكْفِیْكَهُمُ اللّٰهُ ۚ وَ هُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ﴾[2]۔[3] آج بھی وہ قرآنِ کریم اور اُس پر خون کے نشانات موجود ہیں۔ بہر حال! لکھنے کا سلسلہ بہت پُرانا ہے۔ پہلے تو پرنٹنگ پریس (Printing press) بھی نہیں تھے، اس لئے کتابیں چھپنے (Publishing) کا سلسلہ بھی نہیں تھا، ایک کتاب کی نُقول (Copies) تیار کرنے کے لئے اُسے کئی مرتبہ لکھنا پڑتا تھا، ظاہر ہے کہ یہ سب بھی علم کا شوق تھا کہ لکھ بھی لیتے تھے اور یاد بھی کر لیا کرتے تھے۔ اب تو ایک سے بڑھ کر ایک خوب صورت، دلکش اور مختلف رنگوں والی کتابیں چھپ رہی ہیں، لیکن افسوس! شوق ختم ہو رہا ہے۔ خاص طور پر دینی کتابیں پڑھنے کا جذبہ بہت کم ہو گیا ہے۔

رُکوع کے آخِر میں لکھے ہوئے ”ع“ سے کیا مراد ہوتا ہے؟

سُوال: قرآنِ کریم میں جگہ جگہ رُکوع پورا ہونے پر ”ع“ لکھا ہوا ہوتا ہے، اِس سے کیا مُراد ہوتا ہے؟[4]

جواب: ہو سکتا ہے یہ سن کر آپ کو تعجّب ہو کہ یہ ایک اشارہ ہے اور اِس سے مراد امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ ہیں۔[5] یوں اِس حساب سے قرآن پاک کا کوئی بھی نسخہ ان کے ذِکرِ خیر سے خالی نہیں ہے۔

مُعاشَرے میں تبدیلی کیوں نظر نہیں آتی؟

سُوال: آج کل ڈھیروں کتابیں، سینکڑوں آرٹیکلز (Articles) اور نہ جانے کس قدر تحریری مواد موجود ہے، اِس کے

---

1. مناھل العرفان فی علوم القرآن، المبحث الثامن، جمع القرآن بمعنی کتابته... الخ، ۱/۲۰۲ ماخوذاً۔
2. پ۱، البقرة: ۱۳۷۔ ترجمۂ کنز الایمان: تو اے محبوب! عنقریب اللہ ان کی طرف سے تمہیں کفایت کرے گا اور وہی ہے سنتا جانتا۔
3. الدر المنثور، پ۱، البقرة، تحت الآیة: ۱۳۷، ۱/۳۴۰ مفهوماً۔ تفسیر عزیزی، ۱/۶۲۲ مفهوماً۔
4. یہ سُوال شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ کی طرف سے قائم کیا گیا ہے جبکہ جواب امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا عطا فرمودہ ہی ہے۔ (شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ)
5. مراٰۃ المناجیح، ۳/۱۸۸ ماخوذاً۔

باوُجود مُعاشَرے میں تبدیلی نظر نہیں آتی، ایسا کیوں ہے؟[1]

جواب: واقعی دن بدن مُعاشَرہ تباہی کی طرف بڑھتا جارہا ہے، ہر گھر میں خانہ جنگی کی صورتِ حال ہے، شاید ہی کسی گھر میں جھگڑا نہ ہوتا ہو، کہیں بھائی بہن لڑ رہے ہیں تو کہیں ساس بہو کی ٹھَنی ہوئی ہے، کہیں بہنیں آپس میں ایک دوسرے کے بال نوچ رہی ہیں، بس ہر طرف افراتفری اور نفسا نفسی کا عالَم ہے، اور اِس کی ایک بڑی وجہ علمِ دین کی کمی ہے، کیونکہ جب تک ہم قرآنِ کریم کو نہیں تھامیں گے، احادیثِ کریمہ کو مضبوطی سے نہیں پکڑیں گے اور اِسلامی تعلیمات پر عمل نہیں کریں گے، اُس وقت تک صرف کتابیں، آرٹیکلز، فلسفے اور سوشل میڈیا وغیرہ ہمارا کچھ نہیں کر سکتا، بہت سارے گناہ اِسی وجہ سے ہو جاتے ہیں کہ ہمیں علم نہیں ہوتا اور اِسی وجہ سے ہمیں گناہ کا احساس بھی نہیں ہوتا۔ اگر ہم اپنی اِصلاح چاہتے ہیں تو ہمیں اچّھی صحبت اختیار کرنی ہوگی۔ اللہ پاک کا کروڑہا کروڑ اِحسان ہے کہ اُس نے دعوتِ اِسلامی جیسی عظیم نعمت ہم کو عطا فرمائی ہے، آپ ہمیشہ اس سے وابستہ رہئے گا، آپ کو دین کے اَحکامات اور پیغامات بھی اِس میں ملیں گے اور اللہ و رسول کی محبّت بھی آپ کو حاصل ہوگی۔

مُحرَّمُ الحَرام میں لفظ ”حَرام“ کا کیا مطلب ہے؟

سُوال: ”مُحرَّمُ الحَرام“ میں ”مُحرَّم“ کے ساتھ ”حَرام“ کا لفظ کیوں ہے؟(اورنگی ٹاؤن کراچی سے سوال)

جواب: ”حَرام“ کا لفظ ”حلال“ کے مقابلے میں نہیں ہے، بلکہ اِس لفظِ حَرام سے مراد عزّت و حُرمَت ہے، چونکہ مُحرَّم کا مہینا عزّت و حُرمت والا ہوتا ہے، اِس لئے اِس کے ساتھ لفظِ حَرام بولا جاتا ہے، جس طرح کعبہ شریف جس مسجد میں ہے اُس کا نام مسجدُ الحَرام ہے، جس کا مطلب ہے: عزّت و حُرمت والی مسجد۔

کیا مُحرَّم میں مچھلی کھا سکتے ہیں؟

سُوال: مُحرَّم شریف کا چاند نظر آنے کے بعد مچھلی پکا کر کھا سکتے ہیں؟

جواب: جی ہاں! مچھلی، مُرغی، گوشت اور جو بھی حلال چیز ہے سب کھا سکتے ہیں۔

[1] ...... یہ سُوال شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ کی طرف سے قائم کیا گیا ہے جبکہ جواب امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا عطا فرمودہ ہی ہے۔(شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ)

مُحرَّم میں سالگرہ منانا کیسا؟

سُوال: میرا نام عائشہ ہے، کیا میں آج اپنی سالگرہ (Birthday) منا سکتی ہوں؟ (WhatsApp کے ذریعے سوال)

جواب: اگر آج آپ کی تاریخِ پیدائش ہے تو بالکل منا سکتی ہیں۔ مُحرَّم میں سالگرہ منانا منع نہیں ہے، جب بھی سالگرہ منائیں تو شریعت کے مطابق منائیں، یعنی مرد و عورت اکٹّھے نہ ہوں، اِسی طرح میوزک چلانا، موم بتی (Candles) بجھانا اور غبارے (Balloons) وغیرہ پھاڑنے کا سلسلہ بھی نہ ہو۔ بلکہ ایسے موقع پر نعت خوانی کروائی جائے، مُحرَّم شریف ہے تو تھوڑا کھانا پکا کر کربلا والوں کی نیاز کرلی جائے۔ الغرض! اِسلامی طریقے کے مطابق سب کیا جائے تو کوئی حَرَج نہیں ہے۔

کربلا کی حاضِری

سُوال: آپ کی کربلائے مُعَلّٰی میں حاضِری کب ہوئی تھی؟

جواب: کربلائے مُعَلّٰی کی حاضِری کا سال مجھے یاد نہیں ہے، کافی سال ہوگئے ہیں۔ زندگی میں دو مرتبہ بغداد شریف کا سَفَر کیا تھا اور دونوں مرتبہ کربلا شریف کی حاضِری بھی ہوئی تھی۔

مزار پر حاضِری کے وقت کہے جانے والے کلِمات

سُوال: ہم جب قبرستان جاتے ہیں تو یہ دُعا ”اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا اَھْلَ الْقُبُوْر۔۔۔ الخ“ پڑھتے ہیں، تو اگر ہمارا کسی وَلِیُّ الله کے دربار میں جانا ہو تو وہاں کیا کلمات کہے جائیں؟ (لاہور سے سوال)

جواب: جب قبرستان میں داخل ہوں تو یہ دُعا قبرستان کی طرف رُخ کر کے پڑھنی ہوتی ہے: ”اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا اَھْلَ الْقُبُوْرِ یَغْفِرُ اللهُ لَنَا وَلَکُمْ اَنْتُمْ لَنَا سَلَفٌ وَّنَحْنُ بِالْاَثَرِ۔“[1] اور اگر کسی مزار پر جائیں تو اُس وقت کہیں: ”اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا سَیِّدِی“ یعنی میرے آقا! آپ پر سلام ہو۔ اعلیٰ حضرت اِمام اَحمد رَضا خان رَحْمَةُ اللهِ عَلَیْهِ نے یہی لکھا ہے۔[2] اِسی طرح کسی مشہور ولی کے مزار پر جانا ہو تو یہ کہنے میں بھی حَرَج نہیں ہے: ”اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا وَلِیَّ الله“ یعنی اے اللہ کے ولی! آپ پر سلام

---

1. فتاویٰ ھندیة، کتاب الکراھیة، باب فی زیارة القبور، ۵/۳۵۰۔
2. فتاویٰ رضویہ، ۹/ ۵۲۲ ملخصاً۔

ہو۔ یوں ہی نام لینے میں بھی حَرَج نہیں ہے، جیسے سرکارِ غوثِ اعظم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کے مزار پر جائیں تو یہ کہا جاسکتا ہے: ”اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا شیخ عَبْدَ الْقَادِرْ جِیْلَانِیْ“۔ اگر بارگاہِ رِسالت میں حاضِری ہو تو کہیں گے: ”اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللہ، اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللہ، اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللہِ وَبَرَکَاتُہٗ“۔

خوفِ خُدا کیسے حاصل ہو؟

سُوال: آج کل لوگ گناہوں پر بہت دلیر ہو گئے ہیں، اپنے اندر خوفِ خدا کیسے بڑھایا جائے؟

جواب: بندہ اپنی کمزوری اور اللہ پاک کی عظمت پر غور کرے اور اپنے آپ کو ایسے بے بس سمجھے جیسے شیر کے پنجوں میں شِکار ہوتا ہے،(1) کیونکہ وہ شیر کے رَحم وکَرَم پر ہوتا ہے۔ اِسی طرح بندہ اللہ پاک کے سامنے بے بس ہے، کیونکہ اگر بندہ اپنی مرضی سے کوئی پیالہ بھی اٹھانا چاہے تو جب تک اللہ پاک نہ چاہے وہ نہیں اٹھا سکتا، اِسی طرح کوئی بندہ بیمار یا زخمی نہیں ہونا چاہتا لیکن نہ چاہتے ہوئے بھی ہو ہی جاتا ہے، کِرائے کے مکان میں رہ رہا ہوتا ہے اور اپنا مکان حاصل کرنا چاہتا ہے لیکن نہیں کرپاتا۔ تو اُس قادِرِ مُطلَق عَزَّوَجَلَّ سے ڈرنا چاہئے کہ جس کی مرضی کے بغیر یہ چھوٹے چھوٹے کام نہیں ہوسکتے اُس کی مرضی کے بغیر جنّت کیسے حاصل ہو جائے گی!! اگر میں گناہوں پر دلیری دکھاتا ہوں اور اللہ پاک سے نہیں ڈرتا تو اگر اُس نے جہنّم میں ڈال دیا تو مجھے کون بچائے گا!! پھر یہ کہ اللہ پاک سے ڈریں گے تو ثواب بھی ملے گا اور قیامت کے دن اَمن بھی حاصل ہو گا۔ سُورۂ رَحمٰن میں خوفِ خدا رکھنے والوں کے لئے دو جنّتوں کی بشارت سنائی گئی ہے۔ چنانچہ اِرشاد ہوتا ہے: ﴿وَ لِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتٰنِ ﴾ (پ۲۷، الرحمٰن:۴۶) (ترجمۂ کنز الایمان: اور جو اپنے رب کے حضور کھڑے ہونے سے ڈرے اُس کے لیے دو جنّتیں ہیں۔) سرورِ عالَم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: اللہ پاک فرماتا ہے: مجھے اپنی عزّت وجلال کی قسم! میں اپنے بندے پر دو خوف جمع نہیں کروں گا اور نہ اُس کے لیے دو اَمن جمع کروں گا، اگر وہ دنیا میں مجھ سے بے خوف رہے تو میں قیامت کے دن اُسے خوف میں مبتلا کروں گا اور اگر وہ دنیا میں مجھ سے ڈرتا رہے تو میں

1 ...... احیاء العلوم، کتاب ذم الغرور، بیان اصناف المغترین، ۳/۴۷۷ ماخوذاً- احیاء العلوم (مترجم)، ۳/ ۱۱۶۲ ماخوذاً۔

بروزِ قیامت اُسے اَمن میں رکھوں گا۔[1] یعنی اُس کو قیامت میں ڈر نہیں ہو گا، جیسے اولیائے کِرام رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِم ہیں، یہ اللہ پاک ہی سے ڈرتے ہیں، اُسی کے خوف سے روتے، گڑگڑاتے اور خوب عبادتیں کرتے ہیں۔ اِن کے لئے مشہور آیتِ مُبارَکہ ہے: ﴿اَلَاۤ اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَ لَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ﴾ (پ۱۱، یونس:۶۲) (ترجمۂ کنزالایمان: سن لو بیشک اللہ کے ولیوں پر نہ کچھ خوف ہے نہ کچھ غم۔) اللہ کرے کہ ہمیں اُس کا خوف نصیب ہو جائے۔ ”اِحیاءُ العلوم“ میں خوفِ خُدا کا بہت اچھّا مواد ہے، اِسی طرح ”اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَه“ نے بڑی پیاری کتاب ”خوفِ خُدا“ لکھی ہے، اِن کتابوں کا مطالعہ کیجئے، اِنْ شَآءَ اللہ! خوفِ خُدا کا سمندر آپ کے دل میں موجیں مارے گا۔

رُوح کیا ہے؟

سُوال: رُوح کیا ہوتی ہے اور اِس کی کیا حقیقت ہے؟ (SMS کے ذریعے سوال)

جواب: قرآنِ کریم میں اِس کا سوال اور جواب دونوں موجود ہیں۔ چنانچہ اِرشاد ہوتا ہے: ﴿وَ یَسْــٴَـلُوْنَكَ عَنِ الرُّوْحِؕ قُلِ الرُّوْحُ مِنْ اَمْرِ رَبِّیْ وَ مَاۤ اُوْتِیْتُمْ مِّنَ الْعِلْمِ اِلَّا قَلِیْلًا﴾ (پ۱۵، بنی اسرائیل:۸۵) (ترجمۂ کنزالایمان: اور تم سے رُوح کو پوچھتے ہیں، تم فرماؤ! رُوح میرے رب کے حکم سے ایک چیز ہے اور تمہیں علم نہ ملا مگر تھوڑا۔)

پوسٹ مارٹم اور سَرد خانے میں رکھنے سے میّت کو تکلیف ہوتی ہے

سُوال: کیا میّت کو سرد خانے (Morgue) میں رکھنے سے گناہ ہوتا ہے یا مُردے کو تکلیف ہوتی ہے؟

جواب: ایسی احادیثِ کریمہ تو ہیں کہ جن چیزوں سے زندہ انسان کو تکلیف ہوتی ہے اُن سے مردہ انسان کو بھی تکلیف ہوتی ہے۔[2] اگر کسی زندہ انسان کو سَرد خانے میں بند کر دیا جائے تو اُسے کتنی تکلیف ہو گی! اِس تصوّر سے ہی بندہ کانپ جاتا ہے، تو یقیناً مُردوں کو بھی اِس سے تکلیف ہوتی ہو گی۔ عُلَمائے کِرام کَثَّرَهُمُ اللّٰهُ السَّلَام بھی مُردے کو سَرد خانے میں رکھنے

---

1 ...... شعب الایمان، باب فی الخوف من اللہ تعالی، ۱/۴۸۳، حدیث: ۷۷۷۔

2 ...... ابو داود، کتاب الجنائز، باب فی الحفار یجد العظم ... الخ، ۳/۲۸۵، حدیث: ۳۲۰۷ ماخوذاً۔

سے منع کرتے ہیں۔[1] اِسی طرح جب مُردے کا پوسٹ مارٹم (Post -Mortem) ہوتا ہے، تو اُسے بہت بے دردی سے کاٹتے اور گھسیٹتے ہیں جیسے کسی بکرے کو گھسیٹا جاتا ہے، بعض اوقات کھوپڑی پر کلہاڑی (Axe) مار کر دو حصّے کر دیتے ہیں، پیٹ کی آنتیں (Intestines) اور سب کچھ نکال ڈالتے ہیں۔ خاص طور پر جن کا بیرونِ مُلک انتقال ہو جائے اُن کی لاش بغیر پوسٹ مارٹم کے وارِثوں کو نہیں دی جاتی۔ ظاہر ہے کہ یہ سب بہت زیادہ تکلیف دہ کیفیت ہوتی ہے۔ اِس لئے اگر کسی کا بیرونِ مُلک انتقال ہو جائے تو اپنے وطن لانے اور خاندان والوں کو چہرہ دکھانے کی حرص پوری کرنے کے لئے میّت کو اِس اذیّت والے مُعاملے سے گزارنے کے بجائے وہیں دفن کرنے کی ترکیب کرنی چاہیے۔ ہم اللہ پاک سے عافیت کا سُوال کرتے ہیں۔

ایصالِ ثواب کا اِنکار کرنا کیسا؟

سُوال: جو عزیز رشتہ دار دنیا سے چلے جاتے ہیں، کیا اُن کی قبروں پر جا کر دعا مانگنے اور اُن کے لئے قرآن خوانی کروانے سے اُنہیں ثواب پہنچتا ہے؟

جواب: اِسے ایصالِ ثواب یعنی ثواب پہنچانا کہتے ہیں، جس طرح ہم مرنے والے کے لئے مغفرت کی دُعا کرتے ہیں یا اُس کے جنازے کی نماز پڑھتے ہیں تو اُسے اِس کا ثواب ملتا ہے، اِسی طرح جب ہم اُس کے لئے قرآن اور قُل شریف وغیرہ پڑھتے یا پڑھواتے ہیں تو اُسے اِس کا بھی ثواب پہنچتا ہے۔ اِیصالِ ثواب اچھّا کام ہے۔ اِس کا اِنکار کرنا گناہ اور اِنکار کرنے والا گمراہ ہوتا ہے۔[2] جب شریعت نے ایصالِ ثواب کو جائز کہا ہے تو میں اور آپ اِس کا انکار کیسے کر سکتے ہیں!!

قبر والے سنتے اور دیکھتے ہیں

سُوال: اگر ہم جمعرات یا جمعہ کے روز قبرستان جائیں اور قبر والوں سے بات کریں تو کیا وہ ہماری بات سنتے ہیں؟

جواب: جمعرات ہو یا جمعہ یا اور کوئی وقت ہو، قبر والے سنتے بھی ہیں اور دیکھتے بھی ہیں، بلکہ اُن کی دیکھنے اور سننے کی

---

1. مختصر فتاویٰ اہل سنت (قسط:۱)، ص۷۸۔
2. فتاویٰ رضویہ، ۹/ ۵۹۰ – ۵۹۲۔

طاقت دنیا کے مُقابلے میں بڑھ جاتی ہے۔ یہاں تک کہ اگر مُردہ غیر مسلم ہو تو وہ بھی دیکھتا سنتا ہے۔[1] قبر والے کو دنیا میں جس سے زیادہ اُنسیت، محبّت یا تعلّق ہوتا ہے جب وہ قبر پر آتا ہے تو قبر والے کو زیادہ خوشی حاصل ہوتی ہے۔[2]

والدین اور عزیزوں کی قبروں پر جانا چاہئے

سُوال: آج کل اپنے والدین یا عزیزوں کی قبروں پر جا کر فاتحہ کرنے یا اُن کے لئے نیاز کا اِہتمام کرنے کا سلسلہ کم نظر آتا ہے۔ اِس بارے میں راہ نمائی فرما دیجئے۔[3]

جواب: آج کل تو تیجہ کیا، چار جمعراتیں قبرستان گئے اور پھر آہستہ آہستہ کبھی تین مہینے، کبھی چھ مہینے اور کبھی تو سال بعد برسی پر ہی قبرستان جانا ہوتا ہے۔ بعض تو جانا بھول ہی جاتے ہیں اور پھر خود بھی مر جاتے ہیں۔ ظاہر ہے اُن کی اولاد اپنے دادا کو کہاں یاد کرے گی! جائے گی بھی تو اپنے باپ کی قبر پر چلی جائے گی۔ نہ جانے کی ایک وجہ یہ بھی ہوتی ہے کہ فاتِحہ یا قُل شریف بھی پڑھنے نہیں آتے، بلکہ بعض تو اَعُوْذُ بِاللہ اور بِسْمِ اللہ پڑھنا بھی نہیں جانتے، تو جب پڑھنا ہی نہیں آتا تو ایصالِ ثواب کیا کریں گے! اِسی طرح جو پڑھتے بھی ہوں گے تو ایک تعداد ایسی ہوگی جو غلط پڑھتی ہوگی، یوں اُن کے پڑھنے کا بھی کوئی فائدہ نہیں ہوتا ہوگا۔ اگر پڑھنا نہیں آتا تو مایوس ہونے کے بجائے سیکھنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ جب چھوٹے تھے تو نہ نوٹ (Currency note) گننا آتے تھے اور نہ ہی نوٹ کی پہچان تھی، لیکن بڑے ہو کر نوٹ گننا سیکھ ہی لیا، اگر قرآن پڑھنا نہیں آتا تو کوئی بات نہیں، سیکھیں گے تو پڑھنا بھی آجائے گا۔ آج کل تو بدقسمتی سے قرآن پڑھنے کا ماحول نہیں ہے۔ صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ عَنْہُم کے دور میں جب آپس میں ملاقات ہوتی تھی تو ایک صحابی دوسرے سے کہتے تھے: قرآن سناؤ! ایک پڑھتے تھے، دوسرے سنتے تھے۔[4] جبکہ آج تو شاید ملاقات ہونے پر یہ کہتے ہوں کہ گانا (Song) سناؤ! یا مَعَاذَ اللہ کونسی نئی فلم (Film) آئی ہے؟ پہلے کا دور بڑا پاکیزہ تھا، اللہ پاک اُسی پاکیزہ دور کا صدقہ ہمیں

---

1 ...... بخاری، کتاب المغازی، باب قتل ابو جھل، ۳/ ۱۱، حدیث: ۳۹۷۶۔ ملتقطاً۔

2 ...... جذب القلوب، ص۱۹۷۔

3 ...... یہ سُوال شعبہ فیضانِ مَدنی مذاکرہ کی طرف سے قائم کیا گیا ہے جبکہ جواب امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا عطا فرمودہ ہی ہے۔ (شعبہ فیضانِ مَدنی مذاکرہ)

4 ...... احیاء العلوم، کتاب آداب تلاوۃ القرآن، الباب الثانی، ۱/ ۳۷۲- احیاء العلوم (مترجم)، ۱/ ۸۴۵۔

نصیب کر دے کہ ہم قرآن اور نعت پڑھنے سننے والے بن جائیں۔

غیر مسلم ماں باپ کے لئے مغفرت کی دعا کرنا کیسا؟

سُوال: اگر کسی کے والدین غیر مسلم ہوں تو وہ نماز میں پڑھی جانے والی دعا ﴿رَبِّ اجْعَلْنِیْ مُقِیْمَ الصَّلٰوةِ﴾ جس میں والدین کی مغفرت کی بھی دعا ہے، اُس میں کیا نیّت کرے؟

جواب: کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب صفحہ نمبر 77 تا 78 پر ہے: ”**سُوال:** اگر کسی کے والِدَین یا دونوں میں سے ایک کافِر یا مُرتَد ہو تو وہ فیضانِ سنّت کا درس دینے کے بعد یہ دعا: ”یااللہ ہماری، ہمارے ماں باپ کی اور ساری اُمّت کی مغفِرت فرما“ کر سکتا ہے یا نہیں؟ نیز نَماز میں اِس قرآنی دعا ﴿رَبِّ اجْعَلْنِیْ مُقِیْمَ الصَّلٰوةِ....﴾ کا یہ حصّہ ﴿رَبَّنَا اغْفِرْ لِیْ وَلِوَالِدَیَّ۔ اِلخ﴾ (یعنی اے ہمارے پروردگار! میری اور میرے ماں باپ کی مغفِرت فرما۔ اِلخ) پڑھے یا نہیں؟ **جواب:** اگر والِدَین کافِر ہوں تو اُن کے لئے دعائے مغفِرت کرنا کُفر ہے۔[1] اِس لئے درسِ فیضانِ سنّت میں دُعا کے یہ الفاظ ”ہمارے ماں باپ کی“ نہ بولے بلکہ اِس طرح دعا کرے: یااللہ! ہماری اور ساری امّت کی مغفِرت فرما۔ نَماز میں بھی ایسی دُعا نہیں پڑھ سکتا (جس میں والدین کی مغفِرت کی دعا ہو)۔ اگر سُوال میں مذکور دُعا کا ترجمہ جانتا ہے کہ والِدَین کی بخشش کی دُعا اس میں ہے اور جانتا ہے کہ اس کے والِدَین کافر یا مرتد ہیں پھر بھی جان بوجھ کر اپنے والِدَین کی مغفِرت کی نیّت سے اِس نے یہ دُعا کی تو اس دُعا کرنے والے پر حکمِ کفر ہے اور توبہ و تجدیدِ ایمان (یعنی نئے سرے سے ایمان لانا) اُس پر فرض ہے۔[2]

دینی تعلیم حاصل کرنے کا رُجحان کم ہوتا جارہا ہے

سُوال: اگر کسی کا ذِہن بن رہا ہو کہ مجھے قرآنِ کریم سیکھنا چاہئے تو اِس کے لئے وہ کیا کرے؟[3]

جواب: دعوتِ اِسلامی میں بڑی عمر کے افراد کو مفت قرآن پڑھانے کے لئے ملک و بیرونِ ملک ہزاروں مَدارِس

---

1 ...... تفسیر کبیر، پ ۱۱، التوبۃ، تحت الآیۃ: ۱۱۴، ۱۵۹/۶۔

2 ...... فتاویٰ رضویہ، ۲۱/۲۲۸۔

3 ...... یہ سُوال شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ کی طرف سے قائم کیا گیا ہے جبکہ جواب امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا عطا فرمودہ ہی ہے۔ (شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ)

بنام "مدرسۃُ المدینہ بالغان" اور "مدرسۃُ المدینہ بالغات" قائم ہیں۔ اُن میں داخلہ لے لیا جائے۔ آج کل لوگ ہزاروں روپے دیگر تعلیمی اداروں اور کوچنگ سینٹروں (Coaching centres) میں جاتے ہیں اور دنیاوی عُلوم پڑھتے ہیں، حالانکہ یہ سارا علم قبر میں کام نہیں آئے گا۔ جبکہ ہم بغیر کسی فیس (Fee) کے دین مفت پڑھاتے ہیں، جامعۃُ المدینہ میں پورا درسِ نِظامی جس میں قرآن، تفسیر، حدیث اور کئی عُلوم ہوتے ہیں بالکل فری (Free) کروایا جاتا ہے بلکہ کھانا پینا بھی فراہم کیا جاتا ہے اور یہ سب قبر بلکہ آخرت میں بھی کام آئے گا۔ لیکن افسوس! یہ سب سیکھنے کا ذِہن ہی نہیں بنتا۔ دنیاوی اداروں میں ہاؤس فُل (Houseful) ہوتا ہے، جبکہ دینی اداروں میں کچھ خوش نصیب لوگ ہی آنے میں کامیاب ہو پاتے ہیں۔ بعض والدین باصرار اپنے بچّوں کو دینی تعلیم پڑھواتے ہیں کہ حافظِ قرآن بنو! عالِم بنو! مفتی بنو! جبکہ کچھ تو ایسے بھی ہوتے ہیں کہ ماں باپ کے منع کرنے کے باوُجود دینی تعلیم حاصل کر رہے ہوتے ہیں۔ بہر حال! حالات بہت ناگفتہ بہ ہیں، ہمیں ایک دن قبر میں چلے جانا ہے، اِس لئے جیتے جی مرنے کے بعد کے لئے تیاری کر لینی چاہئے۔

مولانا عقلمند اور سمجھدار ہوتے ہیں

سُوال: بعض لوگوں کو "مولانا" سے بڑی چِڑ ہوتی ہے کہ یہ کچھ نہیں جانتے یا اِن کے پاس عقل نہیں ہوتی۔ اِس بارے میں کیا فرماتے ہیں؟[1]

جواب: ایسا بالکل نہیں ہے۔ مولانا بہت کچھ جانتے ہیں جبھی تو حرام موت نہیں مرتے، آگ میں چھلانگ نہیں لگاتے، بجلی کی ننگی تاریں نہیں پکڑتے، پنکھوں سے نہیں لٹکتے۔ خدا کی قسم! یہ لوگ بڑے عقلمند اور سمجھدار ہوتے ہیں، جبھی تو علمِ دین حاصل کرتے ہیں جو اِن کی دنیا اور آخرت دونوں میں کام آتا ہے۔ اِس لئے ان پر تنقید نہ کی جائے بلکہ ان کا ساتھ دیا جائے، تاکہ ہمارا بھی بھلا ہو۔

اِمامت عزّت والا پیشہ ہے

سُوال: آج کل لوگ اِمامت کے پیشے کو معیوب سمجھتے ہیں، اِس بارے میں کچھ راہ نمائی فرما دیجئے۔[2]

---

1 ...... یہ سُوال شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ کی طرف سے قائم کیا گیا ہے جبکہ جواب امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا عطا فرمودہ ہی ہے۔ (شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ)

2 ...... یہ سُوال شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ کی طرف سے قائم کیا گیا ہے جبکہ جواب امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا عطا فرمودہ ہی ہے۔ (شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ)

جواب: اِمامت جیسا عزّت والا پیشہ کوئی نہیں ہے۔ پہلے کے دور میں اِمام صاحب کا اِس قدر اَدَب وِاحترام ہوتا تھا کہ جب اِمام صاحب گلی سے گزرتے تھے سگریٹ (Cigarette) پینے والے سگریٹ چھپا لیتے تھے، رومال سَر پر ڈال لیتے تھے اور ہاتھ چومتے تھے جبکہ آپ نے کسی کو وزیر (Minister) کے ہاتھ چومتے ہوئے نہیں دیکھا ہو گا، کسی MNA (ممبر قومی اسمبلی) اور MPA (ممبر صوبائی اسمبلی) کے آنے پر سگریٹ کو چھپاتے ہوئے نہیں دیکھا ہو گا، اِس سے معلوم ہوا کہ جو عزّت لوگوں کی نظر میں اِمام کی ہے وہ کسی اور کی نہیں ہے، اِسی طرح اگر کسی کا بچّہ بیمار ہوتا ہے تو وہ کسی سیاسی لیڈر (Politician) کے پاس نہیں جاتا بلکہ اِمام صاحب کی خدمت میں حاضر ہو کر دم کرواتا ہے، اگر کسی کے گھر میّت ہو جاتی ہے تو وہ جنازہ کسی دنیاوی عہدے دار سے نہیں پڑھواتا بلکہ علاقے کی مسجد کے اِمام صاحب سے ہی پڑھواتا ہے، اپنے مَرحوم کے لئے ایصالِ ثواب اِمام صاحب سے کرواتا ہے، اِس سے آپ اندازہ لگا سکتے ہیں کہ اِمامت کا پیشہ کس قدر عظمت والا ہے اور اِسے اپنانے والا کس قدر عزّت دار ہے، ہمارے مُعاشَرے میں آج بھی جہاں علم و عُلَما کی شان سے نابلَد لوگ موجود ہیں وہاں عُلَما اور اِماموں کی عزّت کرنے والے خوش نصیب بھی کم نہیں ہیں۔

عالِم کی عزّت عوام سے زیادہ ہوتی ہے

سُوال: لوگوں کے ستانے کے خوف سے مذہبی حلیہ اختیار نہ کرنا یا علمِ دین حاصل کرنے سے بچنا کیسا؟ [1]

جواب: مُعاشَرے میں ایسے لوگ بھی ہیں جو مذہبی نظر آنے والے افراد کو تنگ کرتے ہیں، لیکن یاد رکھئے! ستانے والوں نے تو انبیائے کِرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کو بھی ستایا ہے۔ میری جب سے داڑھی آئی ہے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! نہ کبھی کٹوائی ہے اور نہ ہی ایک مُٹّھی سے گھٹائی ہے، ستانے والوں نے ستایا لیکن اکثریت نے عزّت ہی دی ہے۔ جو داڑھی منڈاتے ہیں کیا اُنہیں کوئی نہیں ستاتا! جو عالِم نہیں ہوتے کیا اُنہیں لوگ نہیں ستاتے! بلکہ عام عوام پر ظلم کے واقعات تو زیادہ سننے کو ملتے ہیں، بے چاروں کو قتل کر دیتے ہیں اور لاشیں جنگلوں میں پھینک دیتے ہیں، جبکہ عُلَمائے کِرام کَثَّرَہُمُ اللّٰہُ السَّلَام کے بارے میں اِس قسم کے واقعات آپ کو کم سننے کو ملتے ہوں گے۔ بہر حال! ظلم تو کسی کے ساتھ نہیں ہونا چاہئے۔ کہنے کا مقصد یہ

1 ...... یہ سُوال شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ کی طرف سے قائم کیا گیا ہے جبکہ جواب امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا عطا فرمودہ ہی ہے۔ (شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ)

ہے کہ عالِم کی عزّت عوام کے مقابلے میں زیادہ ہوتی ہے۔

دینی علم رکھنے والوں کو حقیر نہیں سمجھنا چاہئے

سُوال: کیا روزی صرف دنیاوی تعلیم اور ڈگریاں (Degrees) حاصل کرنے والوں کو ملتی ہے؟[1]

جواب: آپ کو تجربے کی بات بتاؤں کہ بڑے بڑے سرمایہ دار اور سیٹھ حضرات سند یافتہ (Qualified) یا تعلیم یافتہ (Educated) نہیں ہوتے، دنیاوی تعلیم حاصل کرنے سے ہی روزی ملتی ہو ایسا نہیں ہے، رَزّاق اللہ پاک ہے، وہی سب کو روزی دینے والا ہے، وہ بھوکا اُٹھاتا ضرور ہے لیکن بھوکا سُلاتا نہیں ہے، پرندے (Birds) بھی صبح خالی پیٹ نکلتے ہیں اور شام کو پیٹ بھر کر لوٹتے ہیں، وہی کیڑے کو کَن (یعنی ذَرّہ۔Particle)، ہاتھی کو مَن اور وہیل (Whale) مچھلی کو ٹَن عطا فرماتا ہے۔[2] آپ کو کئی دنیاوی طور پر پڑھے لکھے افراد کے متعلق سننے کو ملے گا کہ انہوں نے بے روزگاری کی وجہ سے خودکشی کرلی ہوگی، لیکن کسی عالِم کے متعلّق آپ کو ایسا کبھی سننے کو نہیں ملے گا۔ میں ایسا طنز کے طور پر نہیں کہہ رہا بلکہ سمجھانے کے لئے کہہ رہا ہوں کہ جو دینی علم رکھتے ہیں ان کو حقیر مت جانئے، یہ بھی اللہ کے اچھّے بندے ہیں۔

کینہ اور حَسَد میں فرق

سُوال: کینہ اور حَسَد میں کیا فرق ہے؟

جواب: دل کی چُھپی ہوئی دشمنی کو کینہ کہتے ہے[3] اور کسی کی نعمت دیکھ کر تمنّا کرنا کہ یہ اِس سے چِھن جائے یہ حَسَد کہلاتا ہے۔[4] جیسے کسی کی آواز اچھی ہو یا نعت اچھّی پڑھتا ہو، اُس کے بارے میں یہ خواہش کرنا کہ اِس کی آواز خراب ہو جائے، یہ حَسَد ہے۔[5]

---

1 ...... یہ سُوال شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ کی طرف سے قائم کیا گیا ہے جبکہ جواب امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا عطا فرمودہ ہی ہے۔(شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ)

2 ...... ایک ٹَن میں 28 مَن ہوتے ہیں اور ایک مَن میں 40 سیر ہوتے ہیں، جبکہ ایک سیر کلو گرام سے کچھ کم ہوتا ہے۔

3 ...... احیاء العلوم، کتاب ذم الغضب والحقد والحسد، القول فی معنی الحقد... الخ، ۳/۲۲۳، مفہوماً-احیاء العلوم (مترجم)، ۳/۵۵۲ مفہوماً۔

4 ...... احیاء العلوم، کتاب ذم الغضب والحقد والحسد، القول فی معنی الحقد... الخ، ۳/۲۲۴-احیاء العلوم (مترجم)، ۳/۵۵۳۔

5 ...... مزید معلومات کے لئے مکتبۃ المدینہ کے شائع شدہ رسالے ”بغض و کینہ“ اور ”حَسَد“ کا مطالعہ کیجئے۔(شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ)

نگینے پر کلمۂ طیّبہ نقش کروانا

سُوال: نگینے پر کلمۂ طیّبہ نقش کروانا کیسا ہے؟

جواب: جائز ہے، [1] لیکن اِس کو اِستنجاخانے (Toilet) میں اِس طرح لے کر جانا کہ نظر آئے بے اَدَبی ہے۔

اللہ صاحِب کہنا کیسا؟

سُوال: اللہ صاحِب کہنا کیسا ہے؟

جواب: اللہ صاحِب کہنا ہمارے ہاں رائج نہیں ہے، اعلیٰ حضرت اِمام اَحمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے بھی اِس سے منع فرمایا ہے۔ [2] اِس لئے ایسے الفاظ نہ کہے جائیں، کیونکہ اِن سے عوام بھی مُتَنَفِّر ہوتی ہے۔ ہمارے ہاں اللہ پاک بولتے ہیں، اگر کوئی ''اللہ صاحِب'' بولے گا تو لوگ تعجّب اور بَحْث کریں گے۔

کسی بھی میٹل (Metal) کی ڈبیا میں تعویذ پہننا جائز نہیں

سُوال: تانبے (Copper) اور پیتل (Brass) کے تعویذات کا کیا حکم ہے؟

جواب: تانبے، پیتل، چاندی (Silver) اور سونے (Gold) بلکہ کسی بھی میٹل کی ڈبیا میں تعویذ پہننا جائز نہیں ہے، اِسی طرح کسی بھی میٹل کی چین (Chain) میں بھی تعویذ ڈال کر پہننا جائز نہیں ہے۔ بعض لوگ ایسے میٹل کے ٹکڑے پہنتے ہیں جن پر ''اللہ'' لکھا ہوتا ہے، یہ بھی جائز نہیں ہیں [3] ۔ [4]

گندے پانی میں اُگنے والے پھل اور سبزیاں

سُوال: ایسے پھل (Fruits) یا سبزیاں (Vegetables) جو گندے پانی میں اُگی ہوں اُن کا کھانا کیسا ہے؟

جواب: جو گندگی سب سے خطرناک ہو وہ پودوں (Plants) کے لیے بہترین غذا ہوتی ہے اور کھیتوں (Fields) میں ڈالی

---

1. ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، ص۳۲۷۔
2. ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، ص۳۲۷-۳۲۸۔
3. ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، ص۳۲۸-فیضانِ سنّت، ۱/۶۹۔
4. عورت سونے چاندی کی ڈبیا میں تعویذ پہن سکتی ہے۔ (ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، ص۳۲۸ماخوذاً)

جاتی ہے۔ اِسی سے کھاد (Fertilizer) بنتی ہے، یہ اللہ پاک کی شان ہے کہ ایسی چیزوں سے ہماری غِذا کا انتظام فرماتا اور بہترین نعمتیں عطا فرماتا ہے۔

نِکاح کا خُطبہ کھڑے ہو کر پڑھنا چاہیے

سُوال: کیا نکاح کا خطبہ بھی کھڑے ہو کر پڑھنا چاہیے؟

جواب: جی ہاں! یہ خطبہ بھی کھڑے ہو کر پڑھنا چاہیے، سنّت ہے۔[1]

مسجد یا مدرسے کے چندے سے خادِم کا علاج کروانا کیسا؟

سُوال: اگر مسجد کا خادِم مسجد کا کام کرتے ہوئے یا مدرسے کا خادِم مدرسے کا کام کرتے ہوئے زخمی ہو جائے تو کیا مسجد و مدرسے کے چندے سے اُن کا علاج کروایا جا سکتا ہے؟ (SMS کے ذریعے سوال)

جواب: (امیرِ اہلِ سُنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے قریب بیٹھے ہوئے مفتی صاحب نے فرمایا:) مسجد اور مدرسے کا چندہ عُرف کے مطابق خرچ کیا جاتا ہے[2] اور عام طور پر مساجد میں اِس طرح کا عُرف نہیں ہوتا۔ اِسی طرح بہت سارے مقامات پر مدارِس میں بھی اِس کا عُرف نہیں ہوتا۔ جہاں اِس کا عُرف ہو گا وہاں مسجد و مدرسے کا چندہ استعمال کرنے کی اجازت ہو گی، ورنہ اِس کو استعمال نہیں کر سکیں گے۔

(امیرِ اہلِ سُنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے فرمایا:) اِس کے لئے ایک الگ فنڈ (Fund) مخصوص کیا جا سکتا ہے اور جن سے فنڈ لیں اُنہیں بتا دیا جائے کہ ہم اِس فنڈ سے مسجد کے اسٹاف (Staff) کا علاج کروائیں گے یا ضرورتاً اُن کی مدد کریں گے۔ جیسے مکان، شادی اور ڈلیوری (Delivery) وغیرہ کے خرچے ہوتے ہیں، کیونکہ عموماً خادِمین کی تنخواہ کم ہوتی ہے اور پورا کرنا مشکل ہوتا ہے۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ عارِضی طور پر پارٹیوں سے ترکیب بنا کر اُن کا علاج کروا دیا جائے یا دیگر ضرورتوں کو پورا کر دیا جائے۔ یہ احسان اور اچّھا کام ہو گا جس کا ثواب ملے گا۔

---

1 ...... فتاویٰ رضویہ، ۱۱/ ۲۲۲۔

2 ...... فتاویٰ رضویہ، ۱۶/ ۴۸۵-۴۸۶۔

جُوئے (Gambling) میں جیتی ہوئی چیز واپس کرنی ہو گی

سُوال: کیا لڈو گیم میں یہ شرط لگانا کہ جو ہارے گا وہ کھانا کھلائے گا، جُوا ہے؟ (جتوئی ضلع مظفر گڑھ سے سوال)

جواب: جی ہاں! اِس سے توبہ کرنی چاہئے۔ اِسی طرح جوئے میں اگر کچھ جیتا اور لے لیا تو اُسے بھی واپس کرنا ہو گا۔[1]

سونے کی انگوٹھی پہن کر نماز پڑھنا کیسا؟

سُوال: کیا سونا پہننا مرد پر حرام ہے؟ اگر کوئی مرد سونے کی انگوٹھی پہن کر نماز پڑھتا ہے تو اُس کی نماز کا کیا حکم ہے؟

جواب: سونا پہننا مرد پر حرام ہے اور سونے کی انگوٹھی پہن کر نماز مکروہِ تحریمی ہو گی۔[2] لیکن اگر کسی نے بغیر زنجیر کے سونے کے بٹن پہنے تو فقہائے کِرام کَثَّرَھُمُ اللّٰہُ السَّلَام نے اِس کی اجازت عطا فرمائی ہے۔[3]

دینی کتابوں اور قرآنِ کریم کو بے وُضو چھونا

سُوال: کوئی کتابوں کی دکان پر کام کرتا ہو جہاں دنیاوی کتابیں بھی ہوں اور قرآنِ پاک، سپارے اور قاعدے بھی ہوں تو کیا اُسے ہر وقت باوُضو رہنا پڑے گا؟ یا اگر کوئی پاک کپڑا استعمال کرنے کا طریقہ ہو تو وہ بتا دیجئے۔

جواب: قرآنِ پاک کو بے وُضو چھونا گناہ ہے،[4] جبکہ اِسلامی کتابوں کو باوُضو چھونا افضل و مستحب ہے اور بے وُضو چھونا خلافِ اَولیٰ ہے۔[5] اگر بے وُضو ہونے کی حالت میں قرآنِ پاک چھونا ہو تو اِس کے لئے اپنے پاس کوئی کپڑا یا رُومال وغیرہ رکھ لیجئے اور جب ضرورت ہو تو اُس کے ذریعے اٹھا لیجئے اور رکھ لیجئے،[6] اِس میں یہ احتیاط کرنی ہو گی کہ ہاتھ یا انگلی کا کوئی بھی حصّہ قرآنِ پاک سے ٹچ (Touch) نہ ہو۔ دستانے (Gloves) پہن کر اُٹھانا جائز نہیں ہو گا کیونکہ دستانے بدن کے

---

1 ...... فتاویٰ ھندیۃ، کتاب الکراھیۃ، الباب الخامس عشر فی الکسب، ۵/ ۳۴۹۔

2 ...... ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، ص ۳۰۹۔

3 ...... بہارِ شریعت، ۳/ ۴۱۵، حصہ: ۱۶ مفہوماً۔

4 ...... فتاویٰ رضویہ، ۱/ ۱۰۷۴ ماخوذاً۔

5 ...... فتاویٰ رضویہ، ۱/ ۱۰۷۵– بہارِ شریعت، ۱/ ۳۰۲، حصہ: ۲۔

6 ...... درمختار مع ردالمحتار، کتاب الطہارۃ، مطلب: یطلق الدعاء... إلخ، ۱/ ۳۴۸۔

تابع ہوتے ہیں۔[1]

بغیر وُضو قرآنِ پاک اُٹھانے کی ایک جائز صورت

سُوال: اگر غلطی سے قرآنِ پاک نیچے تشریف فرما ہو جائے اور وُضو بھی نہ ہو تو کیا بغیر وُضو قرآنِ پاک اُٹھا کر رکھ سکتے ہیں؟

جواب: اگر کوئی رُومال یا کپڑا جیب میں ہو تو اُس کے ذریعے اُٹھا کر رکھ دیجئے[2] یا پھر ایک صورت یہ ہے کہ کسی نابالغ سے اُٹھوا لیا جائے، کیونکہ اُس کا وُضو نہیں ٹوٹتا۔[3] (امیرِ اہلِ سُنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے قریب بیٹھے ہوئے مفتی صاحب نے فرمایا:) اگر توہین یا بے اَدَبی کی صورت ہو، جیسے مَعَاذَ اللہ! قرآنِ کریم کسی نالی میں گِرا ہوا دیکھیں تو ایسی صورت میں فقہائے کِرام کَثَّرَھُمُ اللہُ السَّلَام نے اجازت دی ہے کہ بغیر وُضو بھی قرآنِ پاک اُٹھا سکتا ہے۔[4]

شرعی مُسافِر اور قَصْر نماز

سُوال: اگر کسی نے عمرہ کرنے کے لئے سفر کیا تو وہ نماز کس طرح ادا کرے گا؟

جواب: سَفَر میں بھی نَماز پڑھنے کا وہی طریقہ ہے جو عام نمازیں پڑھنے کا ہے، البتّہ اگر وہ شرعی مُسافِر[5] ہے تو چار رکعت والی فرض نَماز میں دو رکعتیں پڑھے گا، کیونکہ شرعی سَفَر میں نَماز قَصْر کر کے پڑھنی ہوتی ہے۔[6]

خط بنانے کی ایک ناجائز صورت

سُوال: میرا ایک حمّام ہے، اگر کوئی کٹنگ (Cutting) کروانے یا خط بنوانے آئے اور میں اُس کا سیدھا سادہ خط بناؤں جس پر وہ کہے کہ "میں جیسا کہہ رہا ہوں ویسا بناؤ" تو کیا اُس کی مرضی کے مطابق کٹنگ کرنے کا مجھے گناہ ملے گا؟

---

1. ...... دُرِّمختار مع رَدالمحتار، کتاب الطھارۃ، مطلب: یطلق الدعاء... إلخ، ۱/۳۴۸۔
2. ...... رَدالمحتار، کتاب الطھارۃ، مطلب یطلق الدعاء علی مایشمل الثناء، ۱/۳۴۸۔
3. ...... بہارِ شریعت، ۱/۳۰۲، حصہ:۲۔
4. ...... التبیان فی آداب حملۃ القرآن، الباب التاسع فی کتابۃ القرآن واکرام المصحف، فصل من لم یجد ماء فتیمم، ص۱۹۶ ماخوذاً۔
5. ...... ہر وہ شخص جو تین دن یعنی ساڑھے 57 میل (تقریباً 92 کلو میٹر) کے سفر کے ارادے سے اپنی آبادی سے نکل جائے شرعی مُسافِر کہلاتا ہے۔(فتاویٰ رضویہ، ۸/۲۴۳-۲۷۰)
6. ...... رَدالمحتار، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ المسافر، ۲/۷۲۶۔

جواب: اگر ایسا خط بنانے کا کہہ رہا ہے جس میں داڑھی ایک مُٹّھی سے چھوٹی کرنی پڑتی ہو تو ایسا خط بنانا جائز نہیں ہے۔ لیکن اگر ایک مُٹّھی پوری ہے اور مُٹّھی سے زائد بال کاٹنے کا کہہ رہا ہے تو جائز ہے۔(1) بلکہ یہ تو سنّت بھی ہے۔(2)

آج کل تو طرح طرح کی ٹیکنی کلر (Technicolor)، نوکیلی اور ایسی عجیب وغریب تراش خراش والی داڑھیاں رکھتے ہیں جو ہم نے کبھی خواب میں بھی نہیں دیکھی تھیں، یہ داڑھیاں ایکٹروں (Actors)، فلم اسٹاروں (Film stars)، فنکاروں (Artists) اور گلوکاروں (Singers) کی پسند کی رکھ رہے ہوتے ہیں۔ میرے پاس جب ملاقات کے لئے آتے ہیں تو میرا دل جلتا ہے کہ ابھی صحیح طرح داڑھی آئی بھی نہیں ہوتی، لیکن جتنی آئی ہوتی ہے اُسی کو کٹنگ وغیرہ کرواکر سیٹ کروالیتے ہیں۔

داڑھی منڈانے اور ایک مُٹّھی سے کم کرنے سے توبہ کرلیجئے

میرے پیارے پیارے اِسلامی بھائیو! میرے مصطفےٰ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کے غلامو! ایسا مت کیجئے! داڑھی رکھئے اور ایسی رکھئے جیسی پیارے مصطفےٰ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کو پسند ہے۔ داڑھی منڈانا اور ایک مُٹّھی سے چھوٹی کرنا دونوں حَرام اور جہنّم میں لے جانے والے کام ہیں۔(3) اِس لئے سنّت کے مطابق داڑھی رکھئے اور پوری ایک مُٹّھی رکھئے! ورنہ سوچئے! میٹھے مصطفےٰ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کو کیا منہ دکھائیں گے، اِس لئے ایسا چہرہ بنایئے جو اللہ پاک کے محبوب صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کو پسند آئے اور اللہ پاک ہم سے راضی ہو جائے۔ سب داڑھی منڈانے سے توبہ کیجئے اور آج تک جتنی بار بھی ایک مُٹّھی سے کم کی ہے یا عجیب وغریب اور تراش خراش والی داڑھیاں رکھی ہیں اُن سے بھی توبہ کیجئے۔

سودا دیتے وقت ذِکرو دُرود پڑھنا کیسا؟

سُوال: ایک دکاندار (Shopkeeper) دوسرے دکاندار سے پیسے لینے جاتا ہے اور دوسرا کہتا ہے کہ ”ابھی تو بونی بھی

---

1 ...... فتاویٰ رضویہ، ۶/ ۵۰۵۔

2 ...... ابو داؤد کتاب الصوم، باب القول عند الافطار، ۲/ ۴۴۷، حدیث: ۲۳۵۷۔

3 ...... فتاویٰ رضویہ، ۶/ ۵۰۵۔

نہیں ہوئی یا ابھی تو بِسْمِ اللہ نہیں پڑھی“ ایسا کہنا کیسا؟ نیز اگر کوئی دکاندار سودا دیتے وقت دُرود شریف پڑھتا رہتا ہو، اُس کے بارے میں کیا حکم ہے؟

جواب: یہ نہیں کہتے کہ ”ابھی تو بِسْمِ اللہ نہیں پڑھی“ بلکہ یہ کہتے ہیں کہ ”ابھی تو بِسْمِ اللہ نہیں ہوئی“ ایسا کہنا ٹھیک نہیں ہے، جس طرح کھانا کھانے کے دوران کوئی آجاتا ہے تو اُسے کہتے ہیں: ”بِسْمِ اللہ کیجئے“ یہ بھی بالکل غلط ہے اور اس کے سخت احکام بھی ہیں، اِس لئے ایسا نہ کہا جائے۔[1] پہلے سودے کو ”بونی“ بولتے ہیں، اگر واقعی بونی نہ ہوئی ہو تو ایسا کہنا کہ ”ابھی تو بونی بھی نہیں ہوئی“ صحیح ہے، لیکن اگر بونی ہوگئی تھی تو پھر یہ جھوٹ ہو جائے گا جو حَرام اور جہنّم میں لے جانے والا کام ہے۔[2] جہاں تک سودا دیتے وقت دُرود شریف پڑھنے کا تعلّق ہے تو اگر دُرود شریف پڑھتا ہو، یا کہتا ہو: ”سُبْحٰنَ اللہ! مَاشَآءَ اللہ! اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ، کتنا پیارا پیارا ہے“ اور اِس سے مقصد یہ ظاہر کرنا ہو کہ مال کتنا عمدہ ہے تو بہارِ شریعت میں اِس کو ناجائز لکھا ہے۔[3] اور اگر اس کی ویسے ہی دُرود شریف پڑھنے کی عادت ہو کہ چاہے کوئی ہو یا نہ ہو اُس کی زبان پر دُرود شریف ہی جاری رہتا ہو یا دُرود شریف پڑھ کر مال کا عمدہ ہونا بتانا مقصود نہ ہو تو ایسے شخص کو گناہ گار نہیں کہیں گے، یہ تو اچھا کام ہے، ذِکر و دُرود سے زبان تر ہی رہنی چاہیے۔

فجر کی سنّتوں میں تَحِیَّۃُ الوُضو اور تَحِیَّۃُ المسجد کی نیّت

سوال: کیا فجر کی سنّتوں میں تَحِیَّۃُ الوُضو[4] اور تَحِیَّۃُ الْمَسْجِد[5] کی نیّت کر سکتے ہیں؟

جواب: ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت صفحہ نمبر 337 پر ہے: ”**عرض:** بعد طلوعِ فجر کے سُنَّتُ الفجر میں تَحِیَّۃُ الوُضو اور تَحِیَّۃُ

---

1. بہارِ شریعت، ۳/ ۳۷۹، حصہ: ۱۶ مفہوماً۔
2. صراط الجنان، پ ۱، البقرۃ، تحت الآیۃ: ۱۰، ۱/ ۷۵۔
3. بہارِ شریعت، ۱/ ۵۳۳، حصہ: ۳۔
4. وُضو کے بعد اعضا خشک ہونے سے پہلے دو رکعت نماز پڑھنا مستحب ہے، اسے تَحِیَّۃُ الوُضو کہتے ہیں۔ (بہارِ شریعت، ۱/ ۶۷۵، حصہ: ۴)
5. جو شخص مسجد میں آئے اُسے دو رکعت نماز پڑھنا سنّت ہے بلکہ بہتر یہ ہے کہ چار پڑھے، اسے تَحِیَّۃُ الْمَسْجِد کہتے ہیں۔ (بہارِ شریعت، ۱/ ۶۷۴، حصہ: ۴)

اَلْمَسْجِد کی نیّت جائز ہے یا نہیں؟ **اِرشاد:** نہیں، کہ بعدِ طلوعِ فجر سوائے سُنَّتِ فجر کے اور کوئی نفل پڑھنا جائز ہے۔[1] ہاں بغیر نیّت کے تَحِیَّۃُ الْوُضو و تَحِیَّۃُ الْمَسْجِد سُنّت فجر ہی سے ادا ہو جائیں گی۔

کیا قبلے کی طرف منہ کر کے کھانا پکانا منع ہے؟

سُوال: بعض عورتیں کہتی ہیں کہ قبلے کی طرف بیٹھ کر کھانا نہیں پکانا چاہئے، شریعت میں اِس کی کوئی اصل ہے؟

(YouTube کے ذریعے سوال)

جواب: میں نے پہلی بار ایسا سنا ہے۔ ویسے تو جس کو جب موقع ملے اور کوئی رُکاوٹ یا وجہ نہ ہو تو قبلے کی طرف پیٹھ کرنے کے بجائے قبلے کی طرف منہ کر کے ہی بیٹھنا چاہئے، کیونکہ قبلے کی طرف منہ کر کے اکثر بیٹھنا ہمارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سُنّتِ مُبارَکہ ہے،[2] اِس لئے اگر سُنّت ادا کرنے کی نیّت سے بیٹھیں گے تو ثواب ملے گا۔ قبلے کی طرف منہ کر کے کھانا پکانے سے منع کرنے کی کوئی وجہ نہیں ہے، اِس لئے اگر عورتیں قبلے کی طرف منہ کر کے کھانا پکاتی ہیں تو اُنہیں بھی اِنْ شَآءَ اللہ ثواب ہی ملے گا۔

ڈاکٹروں کا ناجائز کمیشن اور رِشوت لینا

سُوال: کیا مریض کا علاج کرنا نیکی ہے؟[3]

جواب: مریض کا علاج کرنا نیکی تو ہے لیکن ہر ڈاکٹر میں نیکی کا جذبہ ہو یہ ضروری نہیں۔ میں سب ڈاکٹروں کی بات نہیں کر رہا، لیکن بعض ڈاکٹر ایسے بھی ہوتے ہیں جو اس طرح نوٹ کھینچتے ہیں کہ خدا کی پناہ! گویا ہر وقت چُھری تیّار لے کر بیٹھے ہوتے ہیں، سرجن (Surgeon) ہوتا ہے تو آپریشن (Operation) کر کے ہی چھوڑتا ہے، جنرل فزیشن (General physician) ہوتا ہے تو کہتا ہے: ”آپریشن کی ضرورت نہیں ہے، میرے پاس ہی دھکّے کھاتے رہو“ وغیرہ۔ پھر کئی ڈاکٹر

---

1 ...... فتاویٰ ہندیۃ، کتاب الصلاۃ، الباب الاول فی المواقیت، الفصل الثالث، ۱/ ۵۲۔

2 ...... جمع الجوامع، حرف الخاء، ۴/ ۲۸۳، حدیث: ۱۱۸۷۶۔

3 ...... یہ سُوال شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ کی طرف سے قائم کیا گیا ہے جبکہ جواب امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا عطا فرمودہ ہی ہے۔ (شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ)

کمیشن حاصل کرنے کے لئے کسی خاص لیبارٹری (Laboratory) سے ٹیسٹ (Test) یا ایکسرے (X-ray) کروانے کا کہتے ہیں اور اس کے علاوہ کسی اور جگہ کی رپورٹ (Report) قبول نہیں کرتے یا پھر کسی خاص کمپنی (Company) اور کسی خاص میڈیکل اسٹور (Medical Store) سے دوائی لینے کا کہتے ہیں کہ "فلاں کمپنی کی دوائی لینا، وہی صحیح ہوتی ہے یا فلاں دکاندار ہی صحیح دوائی دیتا ہے، باقی لوٹ لیتے ہیں وغیرہ۔" یہ سب اُن کی آپس کی سیٹنگ (Setting) ہوتی ہے۔ بدلے میں کمپنیاں انہیں ریٹرن ٹکٹس (Return tickets) دیتی ہیں جس سے ان کی موجیں لگ جاتی ہیں، یا پھر انہیں A.C لگوا دیتی ہیں، یا مکان اور کلینک (Clinic) وغیرہ کی حفاظت اور دیکھ بھال (Maintenance) کی ترکیب بنوا دیتی ہیں۔ ظاہر ہے کہ یہ سب رِشوت ہی ہوتی ہے۔[1] اگر کوئی ڈاکٹر اِس طرح کرتا ہے تو اُسے چاہئے کہ توبہ کرے اور توبہ کے تقاضے بھی پورے کرے، کیونکہ یہ سب گناہ کے کام ہیں۔

اللہ پاک پر اِعتِراض کا ایک کفریہ جملہ

سُوال: ایسا کہنا کیسا کہ اللہ نے تم کو بیٹی بنا کر ضائع کر دیا؟

جواب: نَعُوْذُ بِاللہ! یہ بظاہر تو اِعتِراض محسوس ہو رہا ہے اور اللہ پاک پر اِعتِراض کرنا کُفر ہے۔[2]

اگر جھوٹ بولوں تو مرتے وقت کلمہ نصیب نہ ہو

سُوال: بعض لوگوں نے اِس جملے کو اپنا تکیہ کلام بنا رکھا ہے: "اگر میں جھوٹ بولوں تو مرتے وقت مجھے کلمہ نصیب نہ ہو" ایسا کہنا کیسا ہے؟ (خانیوال شہر سے سوال)

جواب: جملہ تو بہت خطرناک ہے اور بڑی جرأت مندی ہے۔ ایمان کی جیسے کوئی اَہمیت ہی نہیں ہے کہ جھوٹ بولوں تو ایمان پر خاتمہ ہی نہ ہو۔ ایسی بات تو کبھی خواب میں بھی نہیں بولنی چاہیے۔ اِس کے حکم میں تفصیل ہے، ایسا جملہ نہ بولا جائے۔

---

1 ...... غیبت کی تباہ کاریاں، ص۳۷۳-۳۷۶۔

2 ...... کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب، ص۱۴۱۔

طالبِ علم کا کھانا مدرسے میں رہ جائے تو کیا کیا جائے؟

سُوال: مدرسۃُ المدینہ میں طالبِ علم جو کھانا لے کر آتا ہے، اگر چُھٹّی ہو جائے اور وہ کھانا چھوڑ کر چلا جائے اور ڈر بھی ہو کہ کھانا خراب ہو جائے گا یا اُس پر چیونٹیاں آجائیں گی تو کیا اُسے کھانے کی اجازت ہے؟

جواب: (امیرِ اہلِ سُنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے قریب بیٹھے ہوئے مفتی صاحب نے فرمایا:) پہنچانا ممکن ہو تو اُسے پہنچا دیا جائے۔ لیکن اگر پہنچانا ممکن نہ ہو اور واقعی کھانا خراب ہونے کی صورت ہو تو پھر کسی شرعی فقیر[1] کو کھلا دیا جائے۔

(امیرِ اہلِ سُنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے فرمایا:) اگر فریج (Fridge) ہے تو کھانا اُس میں بھی رکھا جا سکتا ہے۔ عُموماً سبھی طلبا کا بائیوڈیٹا (Biodata) اور گھر کا فون نمبر وغیرہ تو ہوتا ہی ہے، اِس لئے اگر یہ معلوم ہو جائے کہ ٹفن (Tiffin) کس کا ہے؟ تو فون کر کے پوچھا جا سکتا ہے کہ اِس کھانے کا کیا کیا جائے؟ ہو سکتا ہے کہ وہ اجازت دے دیں تو پھر جو چاہے کریں۔ آج کل تو ویسے بھی کھانا پھینکنے کا کلچر (Culture) اتنا بڑھ گیا ہے کہ خدا کی پناہ!! یوں بھی ہوتا ہو گا کہ کسی کے ہاتھ میں کھانا آیا تو وہ سُستی کر جاتا ہو گا یا اِجتہاد کر کے کہتا ہو گا کہ یہ کھانا تو پھینکنے والا ہے، حالانکہ وہ پھینکنے والا نہیں ہوتا ہو گا۔ بہر حال! جو خوفِ خدا رکھنے والا ہو گا وہ فیصلہ کر لے گا کہ اِس کھانے کا کیا کرنا چاہئے۔

مینیجر کو کیسا ہونا چاہئے؟

سُوال: ایک مینیجر (Manager)، شعبے کے ذِمّہ دار یا نگران کو کس طرح ہونا چاہیے؟ اگر وہ اپنے ماتَحتوں میں گھلتا ملتا ہے تو حجاب کی صورت ختم ہو جاتی ہے اور اگر زیادہ دور رہتا ہے تو اُن کے مُعامَلات سمجھنے میں مشکل ہوتی ہے۔

جواب: شفقت بھی دینی چاہیے اور اپنا وقار بھی باقی رکھنا چاہیے۔ اتنا فری نہ ہو کہ رُعب ختم ہو جائے، کیونکہ رُعب ختم ہو جائے گا تو پھر مینیجر اپنا نظام نہیں چلا سکے گا۔ میرے پاس تو یہی جامع جواب ہے۔

---

1 ...... شرعی فقیر وہ شخص ہے جس کے پاس کچھ ہو مگر نہ اتنا کہ نصاب کو پہنچ جائے یا نصاب کی مقدار ہو تو اس کی حاجت اصلیہ میں استعمال ہو رہا ہو۔ (بہارِ شریعت، ۱/۹۲۴، حصہ:۵ ماخوذاً)

قرآن اُٹھا کر قسم کھانا

سُوال: اگر کوئی شخص اللہ پاک کے نام اور قرآنِ پاک چھو کر قسم کھائے اور پھر قسم توڑ دے تو اِس کا کیا حکم ہے؟

(بنگلہ دیش سے بنگلہ زبان میں کئے گئے سوال کا خلاصہ)

جواب: اگر قرآنِ کریم اُٹھا کر آئندہ کے لئے قسم کھائی ہے، جیسے قرآن کی قسم! میں کل کھانا نہیں کھاؤں گا۔ اب اگر کھانا کھالیا تو قسم ٹوٹ جائے گی اور کفّارہ بھی ادا کرنا ہو گا۔[1] لیکن جو لوگ جذبات میں قرآنِ کریم اُٹھا کر قسم کھاتے ہیں یا ایسی باتیں کرتے ہیں اُنہیں ایسا نہیں کرنا چاہئے، بہت نقصان ہوتا ہے۔ اِس کو عوامی زبان میں یوں سمجھئے کہ قرآن کو بیچ میں نہیں لانا چاہئے۔[2]

ماں باپ کی قسم کھائی تو کیا حکم ہے؟

سُوال: اگر قرآنِ پاک اُٹھایا لیکن قسم ماں باپ یا کسی اور کی کھائی تو اِس صورت میں کیا حکم ہے؟ (مفتی صاحب کا سوال)

جواب: ماں باپ کی قسم نہیں ہوتی اور نہ ہی ایسی قسم کھانے سے کفّارہ لازِم ہوتا ہے۔[3]

پردہ کرنے کا حکم دینے والا شوہر

سُوال: اگر بیوی کو پردہ کرنے کا کہا تو وہ کہتی ہے کہ "تم نے کہہ دیا، اپنا حق ادا کر دیا" کیا اس کی یہ بات درست ہے؟

(SMS کے ذریعے سوال)

جواب: یہ بے باکی ہے کہ "تم نے اپنا حق ادا کر دیا، مجھے میرے حال پر چھوڑ دو" وغیرہ۔ ایسی عورتوں کو اگر واقعی اُن کے حال پر چھوڑ دیا جائے اور خرچی بھی نہ دی جائے تو معلوم ہو کہ کتنے 20 اور 100 ہوتے ہیں۔ ایسی عورتیں بسا اوقات پلّے بندھ جاتی ہیں اور اپنے شوہروں کو ایسے ایسے جوابات دے کر ناکوں چنے چبوا دیتی ہیں۔ ایسی بے باک عورتوں کو

---

1 ...... فتاوی ھندیۃ، کتاب الأیمان، الباب الاول فی تفسیرھا شرعاً...إلخ، ۲/ ۵۲۔

2 ...... اگر کسی نے فقط قرآن اُٹھایا یا چُھوا یا اُس پر ہاتھ رکھ کر کہا کہ "میں یہ کام نہیں کروں گا" اور زبان سے قسم کے الفاظ، مثلاً: "قرآن کی قسم" یا "اللہ کی قسم" یا "قسم سے یہ کام نہیں کروں گا" نہیں کہا تو یہ شرعی قسم نہیں ہو گی۔ (فتاویٰ رضویہ، ۱۳/ ۵۷۴-۵۷۵)

3 ...... فتاویٰ ھندیۃ، کتاب الأیمان، الباب الاول فی تفسیرھا...إلخ، ۲/ ۵۱۔

چاہئے کہ توبہ بھی کریں اور اپنے شوہر کا شکریہ بھی ادا کریں کہ انہیں ایسا نیک شوہر ملا جو پردہ کرنے کا بولتا ہے، ورنہ ایسی شکایتیں بھی بہت ملتی ہیں کہ شوہر بے پردگی کا بولتے ہیں۔ بے پردگی حَرام اور جہنّم میں لے جانے والا کام ہے۔[1] شوہر کو چاہئے کہ بیوی کو سمجھائے اور بے پردگی سے روکے، اِس کے لئے اُسے سختی کرنی پڑے تو شریعت کے دائرے میں رہتے ہوئے سختی بھی کرنی ہوگی۔[2] سمجھانے والا مُحسِن ہوتا ہے یعنی ہم پر اِحسان کرتا ہے، اُس کو اِس طرح کے روکھے جوابات نہیں دینے چاہئیں۔

ہمیں کیا دُعا کرنی چاہئے؟

سُوال: کوئی ایسا عمل بتایئے کہ دل کی ہر مراد پوری ہو اور اللہ پاک ہماری غیب سے مدد فرمائے؟ (SMS کے ذریعے سوال)

جواب: مُرادوں کا بھی بعض اوقات کوئی ٹھکانا نہیں ہوتا۔ اس لئے یہ دعا کرنی چاہئے کہ ”اللہ کریم ہمارے حق میں بہتر فرمائے۔“

نفلی صدقے کا گوشت مالداروں کو کھلانا کیسا؟

سُوال: آج کل گھروں میں صدقہ و خیرات کے نام پر جو بکرے یا بیل وغیرہ کاٹے جاتے ہیں اُن کا گوشت گھر میں اِستعمال کرسکتے ہیں یا نہیں؟ یا کسی غریب کو دینا پڑتا ہے؟ (کوئٹہ سے سوال)

جواب: یہ عام طور پر نفل صدقے ہوتے ہیں کہ بچّہ بیمار ہو جاتا ہے تو اُس کا صدقہ نکال دیتے ہیں، یہ اچھّا اور نیک کام ہے۔ اِس کا گوشت اگر غریبوں میں بانٹ دیا جائے تو اچھّا ہے، لیکن اگر مالداروں کو کھلا دیا یا خود کھالیا تب بھی کوئی گناہ نہیں ہے۔ عام طور پر صدقہ اُسے ہی کہا جاتا ہے جو غریبوں کو دیا جائے۔ ہاں! اگر واجِب صدقہ ہے تو وہ صرف غریبوں کے لئے ہی ہوتا ہے۔[3]

---

1. فتاویٰ رضویہ، ۲۲/۲۳۹-۲۴۰۔
2. فتاویٰ رضویہ، ۲۴/۱۷۳ ماخوذاً۔
3. بحر الرائق، کتاب الزکاۃ، باب المصرف، ۲/۴۲۷۔

نیاز کی دیگیں پکانے میں کی جانے والی بے اِحتیاطیاں

سُوال: ایک تعداد ہے جو ماہِ مُحَرَّمُ الحَرام میں نیاز کا اہتمام کرتی اور کھچڑا بناتی ہے۔ اِس کے لئے دکانوں، مارکیٹوں (Markets) اور بلڈنگوں (Buildings) سے چندہ (Donation) بھی جمع کیا جاتا ہے۔ اِس میں کیا کیا احتیاطیں کرنی چاہئیں؟ (نگرانِ شوریٰ کا سوال)

جواب: اس کی باقاعدہ انجمنیں (Associations) ہوتی ہیں جو سالانہ نیاز کا اِہتِمام کرتی ہیں اور اِس میں بے احتیاطیاں بھی بہت کرتی ہیں۔ بعض لوگ تو دھمکیاں دے کر چندہ مانگتے ہیں اور سامنے والا اُن کے شر سے بچنے کے لئے چندہ دے رہا ہوتا ہے۔ ظاہِر ہے کہ اب یہ چندہ رشوت ہو جائے گا[1] اور اِس رقم سے نیاز کرنے کی اجازت نہیں ہوگی بلکہ اُس شخص کو اُتنی رقم واپس کرنی ہوگی۔[2] پھر اِس میں یہ بھی ہوتا ہے کہ ساری رات جاگ کر جب دیگیں پکائی جارہی ہوتی ہیں تو اِس دوران خوب ہُلَّڑ بازی کی جاتی ہے، میوزک (Music) چلایا جاتا ہے، محلّے والے بھی شوروغل اور دھوئیں وغیرہ سے تنگ ہوتے ہیں، نمازوں کا کوئی ٹھکانا نہیں ہوتا، مزید یہ کہ سڑک بھی خراب کی جاتی ہے، توڑ پھوڑ کی جاتی ہے، نشانات پڑ جاتے ہیں بلکہ بعض اوقات تو گڑھے بھی پڑ جاتے ہیں جن میں بارِش کا پانی جمع ہوتا اور کیچڑ بنتی ہے، اِس طرح مکھیاں اور مچّھر بھی بڑھ جاتے ہیں اور آنے جانے والوں کو بھی بہت تکلیف ہوتی ہے، کوئی گِر جاتا ہے، کوئی زخمی ہو جاتا ہے، کسی کا نقصان ہو جاتا ہے۔ اتنا ہی نہیں! کچھ لوگ تو جانور بھی ذبح کرتے ہیں جس میں اچّھا خاصا جشن کا سماں بن جاتا ہے۔

نیاز پکانا اعلیٰ اور افضل کام ہے

صحیح اور افضل طریقہ یہ ہے کہ چندہ کرکے دیگ پکانے کے بجائے آدمی اپنے گھر میں ایک پتیلی پکالے، کیونکہ اصل مقصود اللہ پاک کو راضی کرنا ہے۔ اگر دوست احباب خوش دلی کے ساتھ مل کر پیسے جمع کرکے دیگ بنانا چاہتے ہیں تو پھر بیان کردہ چیزوں میں احتیاط کرنی ہوگی۔ اِس کا ایک حل یہ بھی ہے کہ جگہ جگہ کچن (Kitchen) بنے ہوئے ہیں اُن سے

---

1 ...... فتاویٰ رضویہ، ۱۹/ ۶۵۳۔

2 ...... فتاویٰ رضویہ، ۲۳/ ۵۵۱۔

پکوا لیا جائے، ہو سکتا ہے کہ ایک تعداد ہو جو کچن سے پکوا لیتی ہو، اِس میں فائدہ یہ ہے کہ لوگ بھی تکلیف سے بچیں گے اور سڑکیں بھی خراب نہیں ہوں گی۔ بُزرگوں یا شہیدوں کی نیاز کرنا ثواب والا، اعلیٰ اور افضل کام ہے، لیکن اِسے بھی شریعت کے دائرے میں رہ کر کریں گے تبھی یہ اعلیٰ رہے گا اور ثواب ملے گا۔ ورنہ گناہوں کی صورت میں تو بہت سے لوگ کر بھی رہے ہیں۔

نیاز کے نام پر سب کچھ خود ہی کھا جانا کیسا؟

سُوال: نیاز تقسیم کرنے کے بارے میں کچھ نصیحتیں فرما دیجئے۔[1]

جواب: بعض اوقات لوگ نیاز کا اہتمام تو کرتے ہیں لیکن نیاز کے نام پر سارا خود ہی کھا جاتے ہیں۔ یوں ہی جانور ذَبْح کر کے اُس کی کلیجی (Liver) اور گُردے (Kidney) وغیرہ سب ناشتے کے لئے الگ کر لیتے ہیں اور عوام میں بالکل تقسیم نہیں کرتے، ایسا نہیں ہونا چاہئے، جب نیاز کا سلسلہ کیا ہے تو سب کو کھلائیں اور سب میں تقسیم کریں۔ اِسی طرح یہ بھی ہوتا ہے کہ اپنے یار رشتے داروں یا دوست احباب کے گھروں میں تو پتیلے بھر بھر کر پہنچا دیتے ہیں لیکن عوام کو خوب دھکے کھلاتے ہیں۔ رَش زیادہ ہو جائے اور لوگ نیاز لینے کے لئے مِنّتیں کر رہے ہوں کہ "میرے کو دو، میرے کو دو" تو تفریح لینے کے لئے جھوٹ بولتے ہوئے "خَلاص خَلاص" کی آوازیں لگا کر دیگیں بند کر دیتے ہیں اور رش کم ہونے پر دوبارہ دیگ کا منہ کھول دیتے ہیں۔ پھر رش بڑھ جائے تو دوبارہ یہی عمل دہراتے ہیں اور ایسا کئی مرتبہ ہوتا ہے۔ یہ سب جھوٹ اور گناہ ہے، ایسا کرنے سے بچا جائے۔

خود اِعتمادی پیدا کیجئے

سُوال: مجھے اپنی بات پر اِعتماد نہیں رہتا اور اپنی بات کو ثابت نہیں کر پاتا، اِس کے لئے مجھے کیا کرنا چاہئے؟

(سوشل میڈیا کے ذریعے سوال)

جواب: یہ خود اِعتمادی (Selfconfidence) کی کمی ہے، یا پھر بعض اوقات نفسیاتی اَثر بھی ہوتا ہے، جیسے بچّے کو کہا: بیٹا!

---

1 ...... یہ سُوال شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ کی طرف سے قائم کیا گیا ہے جبکہ جواب امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا عطا فرمودہ ہی ہے۔ (شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ)

www.dawateislami.net

پانی لاؤ۔ اُس نے لا کر دے دیا، تو اُس نے ہماری بات تو مانی، اِسی طرح دوسرے بھی مان رہے ہوتے ہیں لیکن ہمیں لگتا ہے کہ کوئی ہماری بات نہیں مانتا۔ پھر بعض اوقات کوئی بات پیچیدہ ہوتی ہے جو پلّے نہیں پڑتی، یا سامنے والے کے مِزاج کے مُطابِق نہیں ہوتی، اِس لئے بھی وہ انکار کر دیتا ہے۔ بہر حال! ایسا سب کے ساتھ ہوتا ہے، اِس وسوسے کو پالنا نہیں چاہئے۔ یہ اِعتماد کی کمی ہوتی ہے جس کی وجہ سے بندہ کُڑھتا اور جلتا رہتا ہے۔ اپنے اندر استِقامت اور خود اِعتمادی پیدا کیجئے اور جتنا ہو سکے کم بولئے۔

دنیا کے مُعاملے میں اپنے سے نیچے والے کو دیکھئے

سُوال: بعض لوگ قادِرُ الکلام ہوتے ہیں، کہیں بیٹھ کر جب بات کرتے ہیں تو سامنے والا دیکھتا رہ جاتا ہے۔ ایسوں کو دیکھ کر بھی ہو سکتا ہے کوئی سوچتا ہو کہ میں اِس جیسا کیوں نہیں بول پاتا؟ یا اُس کا اِعتماد ٹوٹتا ہو اور وہ سوچتا ہو کہ میں اس جیسا بول نہیں سکتا یا اِس جیسا کر نہیں سکتا۔ یا یہ بھی ہوتا ہو گا کہ اُس جیسا بننے کی کوشش کرتا ہو لیکن بن نہیں پاتا ہو، یوں اپنی صلاحیتوں سے ہاتھ دھو بیٹھتا ہو۔ اِس بارے میں کیا فرماتے ہیں۔ (نگرانِ شوریٰ کا سوال)

جواب: ہمیں اپنے سے نیچے والے کو دیکھنا چاہئے، جیسے گونگا (Dumb) ہے، وہ تو بول ہی نہیں سکتا، اللہ پاک کا شکر ہے کہ میں بول تو سکتا ہوں۔ یا جیسے میرے پاس اسکوٹر (Motorbike) ہے تو میں سائیکل (Cycle) والے کو دیکھوں، یا سائیکل والا ہوں تو پیدل چلنے والے کو دیکھوں یا پیدل ہوں تو اُسے دیکھوں جس کے پاؤں ہی نہیں ہیں۔ اِسی طرح آپ اگر بہترین ڈرائیور (Driver) ہیں تو اُنہیں دیکھئے جنہیں گاڑی صحیح چلانا نہیں آتی۔ ایسا کرنے سے شکر کا جذبہ بھی پیدا ہو گا اور آپ خوش بھی رہیں گے۔ ویسے بھی ہر انسان دوسرے سے مختلف ہوتا ہے، اگر اپنے سے بہتر ہر شخص کو دیکھ کر اُس جیسا بننے کی کریں گے تو جی نہیں پائیں گے۔

شیخ سعدی اور ٹانگوں سے محروم شخص

شیخ سعدی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ علمِ دین حاصل کرنے کے لئے نکلے تو آپ کے پاس جوتے نہیں تھے یا ٹوٹ گئے تھے۔ آپ کے دِل میں خیال آیا کہ میں راہِ خدا میں نکلا ہوں اور میرے پاؤں میں جوتے تک نہیں ہیں۔ جب کوفہ کی ایک مسجد کے پاس

پہنچے تو وہاں دروازے پر ایک فقیر (Beggar) دیکھا جس کی ٹانگیں کٹی ہوئی تھیں۔ آپ یہ دیکھ کر مسجد کے اندر گئے اور سجدہ کر کے اللہ پاک کا شکر ادا کیا کہ میرے پاس تو جوتے نہیں ہیں، لیکن اِس بے چارے کی تو ٹانگیں ہی نہیں ہیں۔ (1)

دوسروں جیسا بننے کی تمنّا کرنا

سُوال: کچھ لوگ دوسروں کی طرح بننے کی تمنّا رکھتے ہیں اور جب اُن جیسا نہیں بن پاتے تو کوشش کرنا بھی چھوڑ دیتے ہیں، جیسے کوئی شخص کسی مبلغ کی طرح بیان کرنا چاہتا ہے مگر کر نہیں پاتا، تو وہ بالکل ہی بیان کرنا چھوڑ دیتا ہے۔ ایسے لوگوں کے بارے میں آپ کیا فرماتے ہیں؟ (نگرانِ شوریٰ کا سوال)

جواب: کوشش تو کرنی چاہیے۔ ”اَلسَّعْیُ مِنِّیْ وَالْاِتْمَامُ مِنَ اللہِ یعنی کوشش میری طرف سے ہوگی پورا اللہ پاک فرمائے گا۔“ دوسرے کی طرح بننے کی کوشش صرف اچھّائیوں میں ہونی چاہیے کہ اُس کے پاس نیکیاں زیادہ ہیں، میرے پاس کم ہیں تو مجھے اُس جیسا بننا ہے۔ اچھّے انداز میں بیان اور تلاوت کرنے والے اور نعت شریف پڑھنے والے آزمائش میں ہوتے ہیں، لہٰذا اُن جیسا بننے کی خواہش کرنے والا گویا اپنے لئے آزمائش مانگ رہا ہوتا ہے۔ بعض بے چارے نعت خواں، مرحوم نگرانِ شوری حاجی مشتاق رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ جیسا نعت خواں بننا چاہتے ہیں۔ یہ تو سوچئے کہ اگر آپ اچھّے نعت خواں یا اچھّے قاری بن گئے تو لوگوں میں مشہور ہو جائیں گے، پھر آپ غریبوں کے پاس جانے کے بجائے امیروں کی محفلوں میں نظر آنے لگیں گے، جب تک نوٹ نہیں دیکھیں گے آواز نہیں کُھلے گی، ایکو ساؤنڈ (Echo sound) کے بغیر آپ سے پڑھا نہیں جائے گا، جبکہ چھوٹے نعت خواں کو چار دیواری میں نعت پڑھنے کا بولو گے تو وہ ذوق و شوق سے نعت شریف پڑھے گا اور اللہ پاک کا شکر ادا کرے گا کہ چلو آج کسی نے مجھ سے نعت پڑھنے کی فرمائش تو کی۔ جبکہ اگر کسی بڑے نعت خواں سے چار دیواری میں نعت پڑھنے کی فرمائش کی جائے تو وہ حیلے بہانے شروع کر دے گا کہ ”دو راتوں سے تھکا ہوا ہوں، آواز بھی بیٹھی ہوئی ہے“ یوں وہ جان چھڑا لے گا۔ بہر حال! سارے بڑے نعت خواں ایسا نہیں کرتے۔

---

(1) ...... گلستان سعدی، ص ۹۵ مفہوماً۔

شہد دکھائے، زہر پلائے، قاتل، ڈائن، شوہر کُش

اِس مُردار پہ کیا للچایا دنیا دیکھی بھالی ہے (حدائقِ بخشش)

میں نے اپنی زِندَگی میں بہت کچھ دیکھا ہے، نہ جانے نیکی کے نام پر کیا کچھ ہو رہا ہے۔ لہٰذا دوسروں جیسا ہونے کی دعا کرنے کے بجائے اللہ پاک کی رِضا مانگنی چاہئے کہ اِس میں کوئی آزمائش یا نقصان نہیں ہے۔ یہ بھی غور کرنے کی بات ہے کہ جس کی طرح ہم بننا چاہتے ہیں، پتا نہیں اُس کی باطنی حالت کیا ہے؟ اُس کا خاتمہ کیسا لکھا ہوا ہے؟ لہٰذا ہمیں ایسی دعاؤں سے بچنا چاہئے کہ اِس میں رِسک (Risk) ہے۔ بہترین شخص وہ ہے جو ایمان سلامت لے کر اپنی قبر میں چلا جائے، جب تک انسان زندہ ہے خطرے کی حالت میں ہے کہ نہ جانے اُس کے بارے میں اللہ پاک کی خفیہ تدبیر کیا ہے!! ہاں! جو شخص دنیا سے ایمان سلامت لے کر چلا گیا اُس جیسا بننے کی تمنّا اور دُعا کی جائے کہ اِس کی طرح میں بھی دنیا سے ایمان سلامت لے کر جاؤں۔

مرنے والے گناہ گار شخص کے بارے میں کیا گمان رکھا جائے؟

سُوال: گناہ گار شخص کے مرنے کے بعد اُس کے بارے میں کیا گمان رکھا جائے؟[1]

جواب: مرنے والے ہر مسلمان کے بارے میں اچھّا گمان رکھنا فرض ہے، چاہے وہ کیسا ہی گناہ گار یا بے نمازی کیوں نہ ہو۔ ہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ اُس کا خاتمہ بُرا ہوا، اُس کو مسلمان سمجھنا لازم ہے۔[2]

عوام بُزُرگوں کے مشکل القابات نہیں سمجھتی

سُوال: ہم نے ایک رِسالہ سُنا ہے جس میں اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو بار بار اعلیٰ حضرت عَلَیْہِ رَحْمَۃُ رَبِّ الْعِزَّت کہا گیا ہے، اِس کی وجہ ارشاد فرما دیجئے۔

جواب: اِس کا مطلب ہے: اللہ ربُّ الْعِزَّت کی اعلیٰ حضرت پر رحمت ہو۔ ظاہر ہے کہ ایسا کہنے میں کوئی حَرَج نہیں ہے،

---

1 ...... یہ سُوال شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ کی طرف سے قائم کیا گیا ہے جبکہ جواب امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا عطا فرمودہ ہی ہے۔ (شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ)

2 ......احیاء العلوم، کتاب ذکر الموت ومابعدہ، الباب السادس، ۲۳۶/۵ مفہوماً۔ احیاء العلوم (مترجم)، ۵۸۶/۵ مفہوماً۔

چونکہ پیچیدہ جملوں کی وجہ سے عوام کنفیوز (Confuse) ہوتی ہے اِس لئے اب جو نئی کتابیں آ رہی ہیں اُن میں عوامی انداز لایا جا رہا ہے، تاکہ عوام اُنہیں آسانی سے سمجھ آسکے۔ میری بھی جو نئی کتابیں آ رہی ہیں یا جن کتابوں پر میں نظرِ ثانی کر رہا ہوں اُن میں بھی ایسے القاب لانے کی کوشش کی جا رہی ہے جنہیں سمجھنا اور پڑھنا آسان ہو۔ پہلے جو القابات چھپے وہ بھی غلط نہیں تھے۔ سرکار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے القاب میں نے سوچ سوچ کر کئی کتابوں میں لکھے اب اُن کو نکالنے سے مزہ نہیں آ رہا لیکن کیا کریں کہ عوام کو وہ سمجھ نہیں آتے اور نہ ہی وہ پڑھ پاتے ہیں، اِس لئے اب آسان القاب جیسے: ''اللہ کے آخری نبی، اللہ کے پیارے نبی، اللہ کے پیارے رسول'' وغیرہ ڈالے جا رہے ہیں۔ اِس سے درس دینے والوں کو بھی دشواری کم ہو گی۔ حالانکہ اِس سب کی وجہ سے ہو سکتا ہے کہ اَہلِ فن تنقید بھی کریں، لیکن ہم اُن کی تنقید سے بچنے کے لئے بے چاری عوام کو اذیّت میں نہیں ڈال سکتے، کیونکہ ہمیں آسان انداز میں نیکی کی دعوت دینی ہے، تاکہ کسی طرح عوام مسجد میں آئے اور نمازی بنے۔

❁❁❁

فہرست

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
دُرُود شریف کی فضیلت	1	رُکوع کے آخر میں لکھے ہوئے ''ع'' سے کیا مراد ہوتا ہے؟	6
کیا بارِش کے پانی میں شِفا ہے؟	1	مُعاشَرے میں تبدیلی کیوں نظر نہیں آتی؟	6
بارِش کے پانی میں شِفا کیسے آجاتی ہے؟	1	مُحَرَّمُ الْحَرام میں لفظ ''حَرام'' کا کیا مطلب ہے؟	7
زَبان کا اچّھا اور بُرا استعمال	2	کیا مُحَرَّم میں مچھلی کھا سکتے ہیں؟	7
اَچّھی صُحبت سے اچّھا اور کم بولنا آتا ہے	2	مُحَرَّم میں سالگرہ منانا کیسا؟	8
کاش! زَبان قابو کرنا آجائے	3	کربلا کی حاضِری	8
لکھ کر بات کرنے کا فائدہ	4	مزار پر حاضِری کے وقت کہے جانے والے کلمات	8
کیا تحریر آفت لا سکتی ہے؟	4	خوفِ خُدا کیسے حاصل ہو؟	9
قرآنِ کریم کن چیزوں پر لکھا جاتا تھا؟	5	رُوح کیا ہے؟	10

عنوان	صفحہ
پوسٹ مارٹم اور سرد خانے میں رکھنے سے میّت کو تکلیف ہوتی ہے	10
ایصالِ ثواب کا اِنکار کرنا کیسا؟	11
قبر والے سنتے اور دیکھتے ہیں	11
والدین اور عزیزوں کی قبروں پر جانا چاہئے	12
غیر مسلم ماں باپ کے لئے مغفرت کی دعا کرنا کیسا؟	13
دینی تعلیم حاصل کرنے کا رُجحان کم ہوتا جارہا ہے	13
مولانا عقلمند اور سمجھدار ہوتے ہیں	14
اِمامت عزّت والا پیشہ ہے	14
عالِم کی عزّت عوام سے زیادہ ہوتی ہے	15
دینی علم رکھنے والوں کو حقیر نہیں سمجھنا چاہئے	16
کینہ اور حَسَد میں فرق	16
نگینے پر کلمۂ طیّبہ نقش کروانا	17
اللہ صاحِب کہنا کیسا؟	17
کسی بھی میٹل (Metal) کی ڈبیا میں تعویذ پہننا جائز نہیں	17
گندے پانی میں اُگنے والے پھل اور سبزیاں	17
نِکاح کا خُطبہ کھڑے ہو کر پڑھنا چاہیے	18
مسجد یا مدرسے کے چندے سے خادِم کا علاج کروانا کیسا؟	18
جُوئے (Gambling) میں جیتی ہوئی چیز واپس کرنی ہوگی	19
سونے کی انگوٹھی پہن کر نماز پڑھنا کیسا؟	19
دینی کتابوں اور قرآنِ کریم کو بے وُضو چھونا	19
بغیر وُضو قرآن پاک اُٹھانے کی ایک جائز صورت	20
شرعی مُسافر اور قصر نماز	20
خط بنانے کی ایک ناجائز صورت	20
داڑھی منڈانے اور ایک مٹھی سے کم کرنے سے توبہ کر لیجئے	21
سودا دیتے وقت ذِکر و دُرود پڑھنا کیسا؟	21
فجر کی سنّتوں میں تَحِیَّۃُ الوُضو اور تَحِیَّۃُ المسجد کی نیّت	22
کیا قبلے کی طرف منہ کر کے کھانا پکانا منع ہے؟	23
ڈاکٹروں کا ناجائز کمیشن اور رِشوت لینا	23
اللہ پاک پر اِعتراض کا ایک کفریہ جملہ	24
اگر جھوٹ بولوں تو مرتے وقت کلمہ نصیب نہ ہو	24
طالبِ علم کا کھانا مدرسے میں رہ جائے تو کیا کیا جائے؟	25
مینیجر کو کیسا ہونا چاہئے؟	25
قرآن اُٹھا کر قسم کھانا	26
ماں باپ کی قسم کھائی تو کیا حکم ہے؟	26
پردہ کرنے کا حکم دینے والا شوہر	26
ہمیں کیا دُعا کرنی چاہئے؟	27
نفلی صدقے کا گوشت مالداروں کو کھلانا کیسا؟	27
نیاز کی دیگیں پکانے میں کی جانے والی بے اِحتیاطیاں	28
نیاز پکانا اعلیٰ اور افضل کام ہے	28
نیاز کے نام پر سب کچھ خود ہی کھا جانا کیسا؟	29
خود اِعتمادی پیدا کیجئے	29
دنیا کے مُعاملے میں اپنے سے نیچے والے کو دیکھئے	30
شیخ سعدی اور ٹانگوں سے محروم شخص	30
دوسروں جیسا بننے کی تمنّا کرنا	31
مرنے والے گناہ گار شخص کے بارے میں کیا گمان رکھا جائے؟	32
عوام بُزرگوں کے مشکل القابات نہیں سمجھتی	32

ماخذ و مراجع

قرآنِ مجید	کلامِ الٰہی	****
کتاب کا نام	مصنف / مؤلف / متوفیٰ	مطبوعات
کنزالایمان	اعلیٰ حضرت امام احمد رضاخان، متوفی ۱۳۴۰ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی ۱۴۳۲ھ
تفسیر کبیر	امام فخر الدین محمد بن عمر بن حسین رازی، متوفی ۶۰۶ھ	دار احیاء التراث العربی بیروت ۱۴۲۰ھ
الدر المنثور	عبد الرحمن بن ابی بکر، جلال الدین سیوطی متوفی ۹۱۱ھ	دار الفکر بیروت
تفسیر عزیزی	شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی، متوفی ۱۲۳۹ھ	کوئٹہ
مناھل العرفان فی علوم القرآن	شیخ محمد عبد العظیم الزرقانی، متوفی ۱۳۶۷ھ	دار الکتاب العربی بیروت
التبیان فی آداب حملۃ القران	ابو زکریا بن شرف نووی متوفی ۶۷۶ھ	دار ابن حزم بیروت
صراط الجنان	مفتی محمد قاسم عطاری مدنی	مکتبۃ المدینہ کراچی
صحیح البخاری	امام ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بخاری، متوفی ۲۵۶ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۱۹ھ
سنن ابی داود	امام ابو داود سلیمان بن اشعث سجستانی، متوفی ۲۷۵ھ	دار احیاء التراث بیروت ۱۴۲۱ھ
سنن الترمذی	امام ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی، متوفی ۲۷۹ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۱۴ھ
شعب الإیمان	امام ابو بکر احمد بن حسین بن علی بیہقی، متوفی ۴۵۸ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۲۱ھ
جمع الجوامع	عبد الرحمن سیوطی، متوفی ۹۱۱ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۲۱ھ
مراٰۃ المناجیح	حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی، متوفی ۱۳۹۱ھ	ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور
بحر الرائق	زین الدین بن ابراہیم ابن نجیم حنفی، متوفی ۹۷۰ھ	کوئٹہ
درمختار	علاء الدین محمد بن علی حصکفی، متوفی ۱۰۸۸ھ	دار المعرفہ بیروت ۱۴۲۰ھ
الفتاوی الھندیۃ	ملا نظام الدین، متوفی ۱۱۶۱، وعلمائے ہند	دار الفکر بیروت ۱۴۱۱ھ
ردالمحتار	سید محمد امین ابن عابدین شامی، متوفی ۱۲۵۲ھ	دار المعرفہ بیروت ۱۴۲۰ھ
فتاویٰ رضویہ	اعلیٰ حضرت امام احمد رضاخان، متوفی ۱۳۴۰ھ	رضا فاؤنڈیشن لاہور ۱۴۲۷ھ
بہارِ شریعت	مفتی محمد امجد علی اعظمی، متوفی ۱۳۶۷ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی ۱۴۲۹ھ
مختصر فتاویٰ اہل سنت	مجلس افتاء	مکتبۃ المدینہ کراچی
ملفوظات اعلیٰ حضرت	مفتی اعظم ہند محمد مصطفےٰ رضاخان، متوفی ۱۴۰۲ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی ۱۴۳۰ھ
احیاء علوم الدین	امام ابو حامد محمد بن محمد غزالی، متوفی ۵۰۵ھ	دار صادر بیروت ۱۴۲۰ھ
احیاء العلوم مترجم	امام ابو حامد محمد بن محمد غزالی، متوفی ۵۰۵ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی ۱۴۳۳ھ
جذب القلوب	شیخ عبد الحق محدث دہلوی متوفی ۱۰۵۲ھ	نوریہ رضویہ پبلشنگ کمپنی لاہور
کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب	امیر اہلسنت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری رضوی	مکتبۃ المدینہ کراچی
فیضان سنت	امیر اہلسنت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری رضوی	مکتبۃ المدینہ کراچی
غیبت کی تباہ کاریاں	امیر اہلسنت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری رضوی	مکتبۃ المدینہ کراچی
حدائق بخشش	اعلیٰ حضرت امام احمد رضاخان، متوفی ۱۳۴۰ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

نیک نمازی بننے کے لیے

ہر جمعرات بعد نمازِ مغرب آپ کے یہاں ہونے والے **دعوتِ اسلامی** کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں رضائے الٰہی کے لیے اچھی اچھی نیتوں کے ساتھ ساری رات شرکت فرمایئے ❁ سنّتوں کی تربیت کے لیے **مَدَنی قافلے** میں عاشقانِ رسول کے ساتھ ہر ماہ تین دن سفر اور ❁ روزانہ ''**غور وفکر**'' کے ذریعے **مَدَنی اِنعامات** کا رسالہ پُر کر کے ہر مَدَنی ماہ کی پہلی تاریخ اپنے یہاں کے ذِمّے دار کو جمع کروانے کا معمول بنا لیجئے۔

میرا مَدَنی مقصد: ''مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے۔'' اِنْ شَآءَ اللہ۔ اپنی اصلاح کے لیے ''**مَدَنی اِنعامات**'' پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کے لیے ''**مَدَنی قافلوں**'' میں سفر کرنا ہے۔ اِنْ شَآءَ اللہ

ISBN 978-969-631-642-8
0125728

DAWAT-E-ISLAMI

فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، کراچی
UAN: +92 21 111 25 26 92 Ext: 2650 / 1144
Web: www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net
Email: feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net